ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ کَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ○

(آل عمران:194)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دُور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22/شعبان 1441 ہجری قمری ● 16/شہادت 1399 ہجری شمسی ● 16/اپریل 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/اپریل 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق میں، عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کیلئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو

انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے، غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے

آرزوؤں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی ہے، آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے اور یہی سلسلہ سچا ہے

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں، اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہے اس لئے دل کو جگا جگا کر متوجہ کرنا چاہئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

نماز کے اوقات روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے

اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں یہ کوئی تحکّم اور جبر کے طور پر نہیں بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ (بنی اسرائیل:79) یعنی قائم کرو نماز کو دلوک الشّمس سے۔ اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قیامِ صلوٰۃ کو دُلُوۡکِ الشَّمۡسِ سے لیا ہے۔ دُلُوۡك کے معنوں میں گو اختلاف ہے، لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دُلُوۡك ہے۔ اب دُلُوۡك سے لے کر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سِر کیا ہے؟ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلّل اور انکسار کے مراتب بھی دُلُوۡك ہی سے شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حزن اور ہم وغم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلّل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو؟ اس قسم کے ترددات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ وہی حالت دُلُوۡك ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔ اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہے۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے کیونکہ عصر گھوٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔ جب حالت اور بھی نازک ہوجاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشا کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی۔ اور اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا (الانشراح:7) کی حالت کا وقت آ گیا تو روحانی نماز فجر کا وقت آ گیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔

الغرض میں پھر تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق میں، عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔

آخرت پر نظر رکھیں

فرمایا: لوگوں کو لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھیں۔ عذاب سے پہلے ڈرنا چاہیے ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو لوط وغیرہ قوموں کا انجام کیا ہوا۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ دل اگر سخت بھی ہو تو اس کو ملامت کر کے خشوع وخضوع کا سبق دے۔ ہماری جماعت کے لئے سب سے ضروری ہے، کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اگر کوئی دعویٰ تو معرفت کا کرے مگر اس پر چلے نہیں تو یہ لاف وگزاف ہی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت دوسروں کی غفلت سے خود غافل نہ رہے اور ان کی محبت کو سرد دیکھ کر اپنی محبت کو ٹھنڈی نہ کرے۔ انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے۔ غیب کی قضا وقدر کی کس کو خبر ہے۔ آرزوؤں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی ہے۔ آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور قضا وقدر کا سلسلہ اور ہے اور یہی سلسلہ سچا ہے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہے اس لئے دل کو جگا جگا کر متوجہ کرنا چاہیے۔

فرمایا: افسوس کی بات ہے کہ عام طور پر مصائب کے آنے کی وجہ سے لوگوں کا عُجب ونَخوت دور نہیں ہوا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ دور نہ ہوں گی جب تک لوگوں کی ضد اور آڑ دور نہ ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ خدا تعالیٰ سے پوری مصالحت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ قحط کے دوران میں لوگوں نے محسوس نہیں کیا۔ ابتدا میں مکہ اور مدینہ کا فتویٰ بھی ڈرا دیا کرتا تھا۔ جب کوئی کہتا کہ مکہ معظّمہ سے فتویٰ آیا ہے تو لوگ ڈر جاتے تھے لیکن اب ان مصائب کو دیکھ کر بھی لوگ نہیں ڈرتے۔ میری رائے ہے کہ جب تک کہ لوگ کامل طور پر رجوع نہ کریں تقدیر نہ بدلے گی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرّعد:12)

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 129 تا 131، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

ملک کے قانون کی پابندی کرنا، ملک میں امن قائم رکھنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ اسی سے ملک کی ترقی ہوتی ہے

اگر مسلمانوں کی طرف سے کچھ بھی شدت پسندی ہو رہی ہے تو وہ ان کے ذاتی عمل ہیں
نہ اسلام کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہ جائز ہے اور نہ اسلام کی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہ جائز ہے

عورت وہ ہستی ہے جو نیک تربیت کر کے اپنی اولاد کو جنت میں لے جانے والی ہوتی ہے اور
ماحول کو جنت بنانے والی ہوتی ہے، اس معاشرے کو جنت بنانے والی ہوتی ہے، اس شہر کو، ملک کو جہاں وہ رہتی ہے جنت بنانے والی ہوتی ہے

دنیا میں اختلافات کو دور کرنے کے لیے ایک چیز یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے اندر مشترک چیزیں کیا ہیں، یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے اندر فرق کیا ہے؟
وہ common چیز خدا ہے اور جب ہم اس بات کو سمجھ لیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ سمجھنے والے ہوں
کہ سب مخلوق خدا نے پیدا کی ہے اور اسکی مخلوق ہے تو پھر مذہبی اختلافات یا کلچر کے اختلافات یا دوسرے فروعی اختلافات، ہر قسم کے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں

قرآن کریم نے کہا ہے کہ مذہب دل کا معاملہ ہے اور اس میں کوئی زبردستی نہیں جب زبردستی نہیں اور دل کا معاملہ ہے
تو پھر ہر ایک کو حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے، یہ خوبی ابھی تک جرمنی میں بھی اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہے
یہاں مذہبی آزادی ہے، اور جب تک یہ مذہبی آزادی قائم رہے گی، یہاں امن بھی قائم رہے گا اور ملک ترقی بھی کرتا چلا جائے گا

مسجد بیت البصیر (Nahe) جرمنی کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

26 / اکتوبر 2019ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے مسجد بیت البصیر مہدی آباد میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 141 / افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 22 / جماعتوں سے آئی تھیں۔ علاوہ ازیں بلجیم سے آنے والی ایک فیملی نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مسجد بیت البصیر کے بیرونی احاطہ میں Ornamentel Cherry کا ایک پودا لگایا۔ اس پودے کو Japanese Cherry Blossom کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں تصاویر کا پروگرام ہوا۔ درج ذیل گروپس نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ مجلس عاملہ جماعت مہدی آباد ☆ گروپ ممبران جماعت جنہوں نے وقارِ عمل کرنے کی توفیق پائی ☆ مجلس عاملہ جماعت Badsege Berg ☆ MTA جرمنی کی ٹیم ☆ MTA انٹرنیشنل کی ٹیم ☆ میڈیا اینڈ پریس ☆ ممبران قافلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ☆ شعبہ ضیافت کے کارکنان ☆ قافلہ کے کچھ ممبران رہ گئے تھے، حضور انور نے ازراہِ شفقت دوبارہ قافلہ کے ممبران کو تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا ☆ شعبہ مخزن تصاویر ☆ شعبہ ملاقات کے کارکنان

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچن میں تشریف لے آئے۔ کارکنان دوپہر کا کھانا تیار کر رہے تھے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت کارکنان سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور سٹور میں تشریف لائے جہاں کھانا پکانے اور بعض دوسری ضروریات کیلئے اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ایریا میں تشریف لے گئے۔ لجنہ کیلئے علیحدہ مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اچانک اپنے درمیان دیکھ کر خواتین کی خوشی اور جذبات ناقابل بیان تھے۔ لجنہ کی مارکی کے علاوہ حضور انور مسجد میں خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔

مہدی آباد کے اس قطعہ زمین پر جہاں مسجد اور جماعتی سنٹر واقع ہے۔ اس قطع زمین کے ایک حصہ کو مختلف پلاٹس میں تقسیم کیا گیا ہے تا کہ احباب یہ جگہ حاصل کر کے اپنے گھر تعمیر کر سکیں۔ اس جگہ پر ایک دوست عظیم بٹ صاحب کا گھر زیر تعمیر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس زیر تعمیر گھر کے اندر تشریف لے گئے اور گھر کا نقشہ دیکھا اور اس حوالہ سے عظیم بٹ صاحب سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت البصیر'' تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم حبیب اللہ طارق صاحب کی نئی اٹالین گاڑی کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی میں تشریف فرما رہے اور اس گاڑی کی خصوصیات کے حوالہ سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت البصیر کی تقریب افتتاح

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت البصیر مہدی آباد کے افتتاح کی ایک تقریب کا اہتمام مسجد کے احاطہ میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا تھا۔ 4 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 170 تھی۔ جن میں:

Mr.Gero Storjohann ممبر آف نیشنل اسمبلی
Mrs. Elke Christina لارڈ میئر آف Norderstedt
Mrs. Kirsten Eickhoff-Weber ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی
Mr. Tobias von der Heide ممبر صوبائی اسمبلی
Mr. Stefan Weber ممبر صوبائی اسمبلی

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا‘‘

’’وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے......کہ تو ہندوؤں کیلئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے‘‘

’’اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے‘‘

’’وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں‘‘

’’میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے‘‘

’’جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں
تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرت کاملہ عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کیلئے بھیجتا ہے‘‘

اس وائرس نے دنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں
لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے

ایم ٹی اے پر یومِ مسیح موعودؑ کی مناسبت سے نشر ہونے والے پروگرامز سے استفادہ کرنے کی تلقین

کورونا وائرس کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے، اس مشکل وقت میں دنیا کو اسلام سے متعارف کروانے کیلئے
موثر تبلیغی سرگرمیاں کرنے اور بیماری میں مبتلا ہو جانے والے افراد کیلئے دعائیں کرنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 / مارچ 2020ء بمطابق 20 / امان 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

تین دن کے بعد 23 / مارچ ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن ’’یومِ مسیح موعودؑ‘‘ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کی مناسبت سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپؑ کے آنے کے مقصد کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ اس لیے اس حوالے سے گو ابھی تین دن باقی ہیں لیکن اگلا جمعہ پھر آگے چلا جائے گا۔ اس لیے میں آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں آپؑ کے کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔

اس سال شاید اکثر ملکوں اور مقامات میں جو آج کل وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے جلسے نہ ہو سکیں اس لیے میرے خطبے کے علاوہ ایم.ٹی.اے پر بھی اس حوالے سے پروگرام پیش ہوں گے۔ انہیں ہر احمدی کو اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں سننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپؐ ہی کے کام کو اور آپؐ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کیلئے مبعوث کیے گئے تھے چنانچہ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں ’’مَیں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘ (لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 267)

آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی فیض پایا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا۔ اسلام کی شان و شوکت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’وَاَرْسَلَنِیْ رَبِّیْ لِاِصْلَاحِ خَلْقِہٖ‘‘ کہ ’’اور خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا مَیں مخلوق کی اصلاح کروں۔‘‘
(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 178)

پھر اپنی بعثت کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

’’میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 7-8)

پھر اس بات کا اعلان فرماتے ہوئے کہ جس مسیح موعود کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ اپنے وقت پہ ظاہر ہوا آپؑ فرماتے ہیں:

’’سو اب اے بھائیو! برائے خدا دھکہ اور زبردستی مت کرو۔ ضرور تھا کہ میں ایسی باتیں پیش کرتا جن کے

سمجھنے میں تمہیں غلطی لگی ہوئی تھی۔ اگرتم پہلے ہی راہ ثواب پر ہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میں اس امت کی اصلاح کیلئے ابن مریم ہوکر آیا ہوں اور ایسا ہی آیا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لیے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے تو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا۔ مسیح نے ظہور فرما کر یہودیوں کو بہت سی غلطیوں اور بے بنیاد خیالات سے رہائی دی تھی۔ منجملہ اس کے ایک یہ بھی تھا کہ یہودی ایلیا نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے کی ایسی ہی امید باندھے بیٹھے تھے جیسے آج کل مسلمان مسیح ابن مریم رسول اللہ کے دوبارہ آنے کی امید باندھے بیٹھے ہیں۔ سو مسیح نے یہ کہہ کر کہ ایلیا نبی اب آسمان سے اتر نہیں سکتا زکریا کا بیٹا یحیٰ ایلیا ہے جس نے قبول کرنا ہے کرے اس پرانی غلطی کو دور کیا اور یہودیوں کی زبان سے اپنے تئیں ملحد اور کتابوں سے پھرا ہوا کہلایا مگر جو سچ تھا وہ ظاہر کر دیا۔ یہی حال اس کے مثیل کا بھی ہوا اور حضرت مسیح کی طرح اس کو بھی ملحد کا خطاب دیا گیا۔ کیا یہ اعلیٰ درجہ کی مماثلت نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 394)

اورصرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قوم اور مذہب کو اپنی بعثت کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اَوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اِس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لیے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اِس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے پر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو مَیں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228)

یہ آپؑ نے لیکچر سیالکوٹ میں فرمایا جہاں آپؑ نے یہ خطاب، یہ لیکچر مسلمانوں اور ہندوؤں کے ایک بہت بڑے مجمع میں دیا تھا۔

پھر اپنی بعثت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:

’’انسان جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے وہ سب موجبِ معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنیٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کس قدر عدولِ حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیّور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤں کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔‘‘

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’...... انسان کی عقل خدا تعالیٰ کی مصلحت سے نہیں مل سکتی۔ آدمی کیا چیز ہے جو مصلحتِ الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا تعالیٰ کی مصلحت اس وقت بدیہی اور اجلیٰ ہے۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اسلام میں سے پہلے ایک شخص بھی مرتد ہو جاتا تھا‘‘ اپنے زمانے کی بات فرما رہے ہیں ’’تو ایک شور بپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو ایسا پاؤں کے نیچے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔‘‘ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب مر ہی گئے ہیں۔ اس وقت اگر خدا تعالیٰ بھی خاموش رہے تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے۔‘‘ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں، اٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’...... میں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہو گئے اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔‘‘

فرمایا کہ ’’دیکھو خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اَڑتے ہیں۔ کیا عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دینِ اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِ صلیب نہیں کر سکتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 174-175)

پھر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

’’وہ کام جس کے لیے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لیے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لیے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180-181)

یہ آپؑ کا لاہور کا لیکچر تھا۔ پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے اظہار اور بندوں کو بچانے کے لیے اپنے فرستادے اور مصلح اور خاص بندے کو بھیجتا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’قانون قدیم حضرت رب العالمین کا یہی ہے کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمتِ الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جیسے جب اِمساکِ باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے۔ اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجہ میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رَس پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے ’’دنیا کو قائم کرنیوالا ہے۔‘‘ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے کسی اپنی فیضان رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطّل چھوڑتا ہے بلکہ ہر یک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 113-114 بقیہ حاشیہ نمبر 10)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ

’’وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار

ارشادباری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشادباری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرۃ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے۔ وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کیلئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لیے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہے۔" فرمایا کہ" یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک پاک دل نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لیے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)

کون اس وقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئیں کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئیں۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 157-158)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو عموماً دنیا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنی ایمان کی خبرداری کرو۔ نہ ہو کہ تم تکبر اور لاپروائی دکھلا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ سو کوشش کرو کہ تا تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) سو آج اسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اس کا سلسلہ ہے۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے۔ خدا تمہارے لیے کُشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کُشتی تھی۔ تلاش کرو آج آتھم کہاں ہے؟ سنو! آج وہ خاک میں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی چند روز چھوڑا گیا اور پھر اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی پکڑا گیا۔ دوسری کُشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ پس سوچ کر دیکھو کہ اس کُشتی میں بھی خدا تعالیٰ کیسے غالب آیا؟ اور تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جس طرح اس کی موت کی الہامی پیشگوئیوں میں پہلے سے علامتیں مقرر کی گئی تھیں اسی طرح وہ سب علامتیں ظہور میں آئیں۔ خدا کے قہری نشان نے ایک قوم پر سخت سوگ وارد کیا۔ کیا کبھی تم نے پہلے اس سے دیکھا کہ تم میں اور تمہارے روبرو اس جلال سے خدا کا نشان ظاہر ہوا ہو؟ سوائے مسلمانوں کی ذریت! خدا تعالیٰ کے کاموں کی بے حرمتی مت کرو۔ تیسری کُشتی مہوتسو کے جلسہ کا معاملہ تھا۔ دیکھو اس کُشتی میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کیا اور تمہیں اپنا نشان دکھلایا۔ اور قبل از وقت اپنے بندے پر ظاہر کیا کہ اسی کا مضمون بالا رہے گا اور پھر ایسا ہی کر کے دکھلا بھی دیا۔ اور مضمون کے بابرکت اثر سے تمام حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا۔ کیا یہ خدا کا کام تھا یا کسی اور کا؟" یہ آپؑ اس جلسے کا ذکر فرما رہے ہیں جہاں آپ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی گئی تھی اور اس کی کامیابی کے بارے میں پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتا دیا تھا اور آپؑ نے اس کا اعلان بھی کر دیا تھا اور پھر غیروں نے برملا اس کا اظہار بھی کر دیا کہ یقیناً یہ کامیاب ترین مضمون تھا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ" پھر چوتھی کشتی ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ تھا جس میں تینوں قومیں آریہ اور عیسائی اور مخالف مسلمان متفق ہو گئے تھے تا میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ ثابت کریں۔ اس میں خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا کہ وہ لوگ اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گے۔ اور دو سو کے قریب آدمیوں کو قبل از وقت یہ الہام سنایا گیا اور آخر ہماری فتح ہوئی۔ پانچویں کُشتی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کا مقدمہ تھا جس کے عزیز اور لواحق اسلام سے ٹھٹھا کرتے تھے اور بعض سخت مرتد ان میں سے قرآن شریف کی سخت تکذیب کر کے اور اسلام پر زبانِ بد کھول کر مجھ سے تصدیق اسلام کا نشان مانگتے تھے اور اشتہار چھپواتے تھے۔ سو خدا نے انہیں یہ نشان دیا کہ احمد بیگ عزیز اُن کا چند موتوں اور مصیبتوں کے دیکھنے کے بعد تین برس کے اندر فوت ہو جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور وہ میعاد کے اندر فوت ہو گیا تا معلوم کریں کہ ہر ایک شوخی کی سزا ہے۔"

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 325 تا 327)

پس آپؑ نے دنیا کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے لڑائی مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو وہ مدد اور نصرت بھی فرماتا ہے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پر شوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ" دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 665 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

پس آج دو سو سے اوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے مشن کو پھیلانے والوں میں حصہ دار بنائے اور ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں آج کل جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس کے بارے میں دنیاداروں کے جو تبصرے ہیں اور تجزیے ہیں وہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

فلپ جونسٹن (Philip Johnston) ڈیلی ٹیلیگراف 18 مارچ 2020ء میں یہ لکھتے ہیں کہ نیٹ فلکس (Netflix) اور اس طرح کے دیگر پلیٹ فارمز کی رپورٹ ہے کہ آج کل دکھائی جانے والی 2011ء کی ایک فلم بہت مقبول ہو رہی ہے جس کا نام کونٹیجین Contagion ہے۔ اس کی کہانی میں ایک وائرس (virus) کے پھیلاؤ، طبی محققین اور صحت کے اداروں کی طرف سے اس بیماری کی شناخت اور اس پر قابو پانے کی شدید کوششوں، معاشرتی نظم و ضبط ختم ہونے اور آخر میں اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ویکسین (vaccine) متعارف کروانے کا ذکر ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ شاید ہمارا اس طرح دنیا کی تباہی کے موضوع پر بنی فلموں میں دلچسپی لینا ہمارے لمبا عرصہ رہنے والے استحکام اور ترقی کا نتیجہ ہے۔ دنیادار جو ترقی کر رہے ہیں شاید اس کا نتیجہ ہے جس کے بارے میں ہم میں سے اکثریت کا خیال ہے کہ یہ ترقی ہمیشہ رہے گی۔ کہتا ہے کہ یہ حیران کن ہے کہ صرف دو ہفتوں کے دوران ہماری دنیا بالکل الٹ چکی ہے۔ لکھتا ہے آگے کہ ہمارے سارے منصوبے رک گئے ہیں اور مستقبل کے بارے میں ہماری امیدیں غیر یقینی ہیں۔ پھر آگے کہتا ہے کہ نہ تو سرد جنگ کے دوران ایٹمی جنگ کا خطرہ اور نہ ہی حالیہ پیش آنے والے مختلف معاشی بحرانوں کا ایسا اثر تھا جس طرح آج اس وبا سے ہو رہا ہے۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ یہاں تک کہ گذشتہ عالمی جنگ کے دوران بھی لوگ تھیٹر اور سینما اور ریسٹورنٹ اور کیفے، کلبوں اور پبز (pubs) میں جاتے تھے۔ کم از کم یہ چیز تھی جو لوگوں کو میسر تھی لیکن ہم آج کل یہ بھی نہیں کر سکتے۔ پھر کہتا ہے کہ ہم میں سے بیشتر جو دوسری جنگ عظیم کے بعد کے زمانے میں پلے بڑھے ہیں ہم لوگوں نے ہمیشہ خوشحالی، استحکام اور اطمینان کی توقع کی ہے جس کا پہلی نسلوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ لوگ ایسے حالات میں تھے کہ اس بارے میں سوچتے۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ امید ہے کہ سائنس اس بیماری کی ویکسین یا علاج لے کر ہمارے بچاؤ کے لیے آ جائے اور شاید ایسا ہو بھی جائے۔ اور پھر کہتا ہے کہ سیئٹل (Seattle) میں، امریکہ میں آج انسانی رضاکاروں پر تجربہ کا یہ آغاز ہوا ہے لیکن کہتا ہے کہ بُری خبر یہ ہے کہ یہ جاننے میں بھی مہینوں لگیں گے کہ اس ویکسین کا کوئی فائدہ بھی ہوگا یا نہیں۔ پھر آگے وہ لکھتا ہے کہ پوری تاریخ میں لوگوں نے اس طرح کے حالات میں اپنے عقیدے کا سہارا لے کر اپنے آپ کو ان حالات سے گزارا ہے۔ پرانی تاریخ جو ہے اس میں

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد ﷺ سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

اگر ایسے خطرناک حالات پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنے عقیدے کا سہارا لیا ہے اور اپنے حالات کو گزارا۔ اللہ کی طرف رجوع کیا تا کہ ان لوگوں اور ان کے پیاروں کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کو کوئی معنیٰ اور مطلب دیں۔ پھر آگے یہ لکھتا ہے کہ لا مذہب ایسے موقعوں پر ہمیشہ اپنے آپ کو تسلی دینے کے لیے ایک سیکولر انسانیت پسندانہ نظریہ اپناتے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ایک روشن خیالی کا تصور ہے جو لا مذہب اپناتے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ ہے کہ انسانی کوششوں سے قدرتی عمل کو ہمیشہ بہتر کیا جا سکتا ہے اور اسے تقدیر یا خدا کے قہر سے جوڑنا ضروری نہیں ہے۔ پھر کہتا ہے کہ ہم نے کتنی بار لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ سائنسدان کچھ حل نکال لیں گے چاہے وہ گلوبل وارمنگ کا مسئلہ ہو یا کوئی وبائی بیماری۔ ہمیں عنقریب یہ پتا چلنے والا ہے کہ آیا اس طرح کی امید رکھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کہتا ہے (دنیادار ہے ناں خود) کہ پھر میں شاید چرچ کی طرف واپس چلا جاؤں۔ ابھی تو میں مذہب سے دور ہوں، خدا سے دور ہوں اور جو بظاہر شواہد نظر آ رہے ہیں یہ ظاہر اس طرح کر رہے ہیں اور اگر یہ نہیں ہوتا جس طرح یہ سائنسدان کہہ رہے ہیں تو پھر ہمیں بھی سوچنا پڑے گا کہ چرچ کی طرف واپس جائیں، مذہب کی طرف واپس جائیں۔

پس اس وائرس نے دنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے۔ ایک قدم بڑھنے والوں کو کئی قدم بڑھ کر ہاتھ پکڑنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اپنی پناہ میں لینے کا اعلان فرمایا ہے۔ پس ان حالات میں ہمیں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے کی ضرورت ہے وہاں اپنی تبلیغ کو بھی مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے اور پھر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دنیا کو بتائے کہ اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو۔ اگر اپنے بہتر انجام چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو کہ آخری زندگی کا انجام جو ہے وہی اصل انجام ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔

پس ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی ہر ایک کو عطا فرمائے۔ یہ آفات تو اب دنیادار بھی کہتے ہیں کہ اب بڑھتی چلی جانی ہیں۔ اس لیے اپنے بہتر انجام کے لیے جیسا کہ میں نے کہا بہت ضرورت ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور دنیا کو بھی بتائیں کہ اصل انجام آخری زندگی کا انجام ہے جس کے لیے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بہرحال آنا ہوگا۔ اس کے بارے میں ایک ماہر کی تنبیہ یہ ہے۔ The Times میں یہ مضمون چھ مارچ میں شائع ہوا تھا۔ ایک ماہر نے متنبہ کیا ہے کہ خطرناک وائرس کی جینیاتی تبدیلیوں کے عام ہونے کا بہت امکان ہے اور اس کے ساتھ چند برسوں میں ایک نئے کورونا وائرس کے دنیا میں پھیل جانے کا بھی امکان ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ شاید اگلے ہر تین سال کے بعد کوئی اور نئی بیماری آ جائے۔

پھر بلومبرگ (Bloomberg) نے بھی ایک مضمون لکھا۔ وہ کہتا ہے کہ سائنسدان کورونا وائرس پر قابو پا سکتے ہیں لیکن وبائی امراض کے خلاف انسانیت کی جنگ نہ ختم ہونے والی جنگ ہے۔ انسانیت اور جرثوموں کے مابین ارتقا کی دوڑ میں کیڑے دوبارہ آگے آ رہے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے مطابق 1970ء کے بعد سے اب تک پندرہ سو سے زیادہ نئے وائرس دریافت ہوئے ہیں اور اکیسویں صدی میں وبائی بیماریاں پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے اور دور تک پھیل رہی ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ اس سے پہلے جو محدود علاقوں میں رہنے والی وبائیں تھیں اب وہ بہت تیزی سے عالمی سطح پر بھی پھیل سکتی ہیں۔ بہرحال اس کی لمبی تفصیلات ہیں یہ تو ساری بیان نہیں ہو سکتیں لیکن اپنے انجام بخیر کے لیے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں خدا تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کورونا کی وبا کے بارے میں پہلے ہی میں ہدایت دے چکا ہوں۔ یاد دہانی بھی کروا دوں کیونکہ اب یہ تمام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور یہاں بھی اس کا اثر بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ اب حکومت بھی اس بات پہ مجبور ہو گئی ہے کہ اقدامات اٹھائے اور زیادہ سخت اقدامات اٹھائے۔ بڑے اقدامات اٹھائے۔ جب بیماریاں آتی ہیں، وبائیں آتی ہیں تو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں اس لیے ہر ایک کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل کریں۔ بڑی عمر کے لوگ، بیمار لوگ یا ایسی بیماری میں مبتلا لوگ جن کے جسم کی قوتِ مدافعت کم ہو جاتی ہے ان کو بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑی عمر کے لوگ گھروں سے کم نکلیں اور یہی حکومت کا اعلان بھی ہے سوائے اس کے کہ بہت اچھی صحت ہو عموماً گھر میں رہنا چاہیے۔ یہاں مسجد میں آنے میں بھی احتیاط کریں۔ جمعہ بھی اپنے علاقے کی مسجد میں پڑھیں اور یہاں آج کی حاضری سے بھی لگ رہا ہے کہ اکثر لوگ جمعہ اپنے اپنے علاقوں میں ہی پڑھ رہے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس بات پر بھی حکومت کی طرف سے پابندی لگ جائے کہ جمعہ کے لیے بھی gathering نہ ہو۔ عورتیں عموماً مسجد میں آنے سے پرہیز کریں۔ بچوں کے ساتھ آتی ہیں ان کو پرہیز کرنا چاہیے۔ پھر عموماً ڈاکٹر بھی آج کل یہی کہہ رہے ہیں کہ اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لیے اپنے آرام کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ اس کے لیے اپنی نیند کو پورا کرنا چاہیے۔ اپنی نیند پوری کریں۔ خود بھی اور بچے بھی۔ ایک بڑے آدمی کے لیے چھ سات گھنٹے کی نیند ہے۔ بچے کے لیے آٹھ، نو گھنٹے یا دس گھنٹے کی نیند ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ یہ نہیں کہ بارہ بجے تک ساری رات بیٹھ کے ٹی وی دیکھتے رہے اور اس کے بعد ایک تو نماز پہ نہ اٹھ سکے پھر صبح جلدی جلدی اٹھے، چند گھنٹوں کے بعد کام پے جانا ہے اس کی مشکلات پھر سارا دن سستی، پھر کمزوری، پھر کام کی تھکاوٹ اور اسی وجہ سے پھر یہ بیماریاں جو ہیں حملہ بھی کرتی ہیں۔ اسی طرح بچوں کو بھی عادت ڈالیں کہ جلدی سوئیں اور آٹھ نو گھنٹے کی نیند پوری کر کے جلدی اٹھیں۔ پھر بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ ان سے بھی بیماریاں پھیلتی ہیں خاص طور پر یہ جو کرسپ (crisp) وغیرہ کے پیکٹ ہیں یہ بچوں کو کھانے کے لیے لوگ دے دیتے ہیں یا ایسی چیزیں جس میں بعض پریزرویٹوز (preservatives) بھی ڈالے ہوتے ہیں یہ صحت کے لیے خطرناک ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیے یہ بھی آہستہ آہستہ انسانی جسم کو کمزور کرتے جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آج کل پانی بار بار پینا چاہیے۔ ضروری ہے کہ ایک گھنٹے بعد، آدھے پونے گھنٹے بعد گھنٹے بعد ایک دو گھونٹ پی لیں۔ یہ بھی بیماری سے بچنے کے لیے ایک ذریعہ ہے۔ ہاتھوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ اگر سینیٹائزر نہیں بھی ملتے تو ہاتھ دھوتے رہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کم از کم پانچ دفعہ وضو کرنے والے جو ہیں ان کو صفائی کا موقع مل جاتا ہے۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ چھینک کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔ مسجدوں میں بھی اور عام طور پر بھی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے بھی رومال آگے رکھ کے، ناک پر رکھ کے یا اب بعض ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اپنا بازو سامنے رکھ کے اس پہ چھینکیں تا کہ اِدھر اُدھر چھینٹے نہ اڑیں۔ بہرحال صفائی بہت ضروری ہے اور اس کا خیال رکھنا چاہیے لیکن آخری حربہ دعا ہے اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں جو کسی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے یا کسی بھی اور بیماری میں مبتلا ہیں سب کے لیے دعا کریں۔

پھر اسی طرح کسی بھی بیماری کی کمزوری کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا وائرس حملہ آور ہو جاتا ہے تو ان کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں بھی بچا کے رکھے۔ عمومی طور پر ہر ایک کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس وبا کے اثرات سے بچا کے رکھے۔ جو بیمار ہیں انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر احمدی کو شفا عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں بھی مضبوطی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

بقیہ رپورٹ دورہ حضورانور از صفحہ نمبر 2

Mrs. Karla Frieben-Wischer ممبر آف منسٹری Schleswig
Mr. Manfred Nahe ٹاؤن کے میئر
Mr. Marc Andre Ehlers Nahe ٹاؤن کے ایک دوسرے میئر
Mayor Henstedt-Ulzburg
Mayor Kayhude
Mayor Kisdorf
Mr. Joachim Brunkhorst ممبر آف ڈسٹرکٹ پارلیمنٹ
Mr. Claus Peter Dieck پریذیڈنٹ آف ڈسٹرکٹ پارلیمنٹ Bad Segeberg

اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ پارلیمنٹ کے تین چیئرمین، علاقہ کے پادری، ہیڈ آف سٹیٹ Chancellery، پروفیسرز، ڈاکٹرز، اساتذہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طیب صدیق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم دانیال ودود صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ھاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی اور استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: Nahe قصبہ کی آبادی 2 ہزار کے قریب ہے۔ اس قصبہ کی تاریخ تقریباً 10 ہزار سال سے بھی پرانی معلوم ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا Nahe میں آغاز 1980ء میں ہوا۔ پہلے احمدی Bad Segeberg اور Norderstedt کے علاقہ میں رہنے لگے۔ اس کے بعد جب جماعت کی تعداد بڑھتی گئی تو جماعت نے اپنی مسجد کیلئے ایک مناسب جگہ دیکھنی شروع کی۔ جماعت نے یہ موجودہ جگہ جولائی 1989ء میں چھ لاکھ مارک میں خریدی تھی۔ اسکا کل رقبہ 42,87 / ایکڑ ہے۔

امیر صاحب نے مسجد کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ 14 جون 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ تعمیراتی کام کا آغاز 2017ء میں ہوا۔ مسجد 395 مربع میٹر پر بنی ہے لیکن مکمل پلاٹ اس سے بہت بڑا ہے۔ اس مسجد کی تین منزلیں ہیں۔ مسجد کے بنانے میں کل 5 لاکھ 60 ہزار یورو لگے۔ لوکل جماعت نے اس کا تیسرا حصہ ادا کیا ہے۔

☆ بعد ازاں Gustav Lünenburg صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف lieutenant colonel رہے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد موصوف نے کہا:

30 سال قبل جب جماعت نے یہ والا پلاٹ خریدا تو میں اپنی فیملی کے ساتھ اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ہمیں اس وقت کچھ بھی معلوم نہ تھا کہ احمدی مسلمان کون ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کا نعرہ کہ ’محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں‘ کے بارہ میں سنا تو وہ ہمیں آپ لوگوں کی ایک چال معلوم ہو رہی تھی تاکہ لوگ یہ سن کر گمراہ ہو جائیں۔ لیکن آج ہم سب ادھر جمع ہوئے تاکہ اس مسجد کا افتتاح ہو سکے۔ اور یہ جو ایک بہت ہی لمبا عرصہ گزرا ہے اس میں بہت سے تعصّبات دور کرنے پڑے اور مختلف نفرت پھیلانے والے لوگوں کے غلط پروپیگنڈا کو دور کرنا پڑا۔ اور یہ پراپیگنڈا آج کے دن سے ختم ہوتا ہے۔ اب تو احمدیوں کی جو پاکستان سے ہجرت کر کے ادھر آئے تھے اگلی generations اس جگہ پیدا ہوئی ہیں، یہاں ہی انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے اور یہیں کام کرتے ہیں اور وہ جرمن معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں۔

موصوف نے مزید کہا کہ ہم سب جرمن آئین کی تائید کرتے ہیں اور آئین کی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ان اقدار میں سے ایک یہ ہے کہ ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے اور اسے دیگر آزادیاں میسر ہوں۔ اسی طرح مرد اور عورت کا مقام برابر ہونا چاہیے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارا رابطہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ اچھا رہا اور ہم نے ہمیشہ جماعت کے حق میں بات کی۔ integration تو ایک مستقل کام ہے جو ہمیشہ جاری رکھنا چاہیے۔ ہمیں احمدیوں کے ساتھ رہ کر بہت سی باتیں معلوم ہوئیں اور سیکھنے کو ملیں۔ ہمیں یہ پتہ چلا کہ یہ نعرہ ’’محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ صرف ایسے ہی بے معنی الفاظ نہیں بلکہ احمدیوں کا عمل بھی اس کے مطابق ہی ہے۔ ہمیں اس بات کا فخر بھی ہے کہ عیسائی ہوتے ہوئے ہم نے اپنے ہمسایوں کی مشکل وقت میں مدد کی۔ آج کے دن ہمیں خوشی محسوس بھی ہو رہی ہے اور شکریہ ادا بھی کرنا ہوگا۔ مبارکباد بھی پیش کرنی ہوگی کہ ایک اتنی خوبصورت مسجد ہمارے پاس بنی ہے۔ آج کا دن میرے اور میری بیگم کیلئے ایک نہایت ہی اہم دن ہے کیونکہ پہلے دن سے ہم اس process میں شامل ہیں۔

☆ اسکے بعد Susanne Hahn صاحبہ جو ایک evangelical lutheran چرچ کی پادری ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر حاضرین کو سلام پیش کیا اور ساتھ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے مبارکباد پیش کی۔

موصوفہ نے کہا کہ مسجد کے افتتاح تک یہ ایک نہایت ہی لمبا process تھا۔ مجھے یہاں 5 سال سے بطور پادری کام کرنے کا موقع مل رہا ہے اور ہر سال ہم احمدیہ مسلم جماعت کے پاس اپنے نوجوانوں کے ساتھ آتے ہیں۔ یہ ایک موقع ہوتا ہے تاکہ اپنے مذہب سے ہٹ کر دوسروں کے بارہ میں بھی علم ہو۔ ہمیشہ آپ لوگ ہم سب سے بہت ہی پیار سے ملتے اور ہمارا استقبال کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو آپ لوگ موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنے سارے سوال آپ لوگوں سے کر لیں۔ نوجوانوں کو اپنی عبادت کا طریق دکھاتے ہیں جو انہیں متاثر بھی کرتا ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں ایک خدا کا گھر اور عبادت گاہ بنانا بہت اچھا نشان ہے۔ خدا تعالیٰ کا ایسا گھر جس میں تمام لوگ اکٹھے ہو سکیں اور آپس میں بات چیت بھی کر سکیں۔ ساتھ عبادت کیلئے بھی جگہ ہو۔ ہم سب خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ ایک خدا جس نے ہمیں ہماری زندگی عطا کی جو ہماری حفاظت کرتا ہے۔ بے شک مختلف رنگ میں ہم اس کا اظہار کرتے ہیں لیکن پھر بھی مل کر ہم اس بات کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور یہ بات آج کے زمانہ میں نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم تمام نفرتوں کے خلاف اپنی آواز اٹھائیں۔ یہ مسجد ان سب کیلئے جو اس میں آتے ہیں بابرکت ہو۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ ہمارا کام اب یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں اور یہ بات ہمیشہ مدِنظر رکھیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہی بندے ہیں اور وہی ہمارا خالق ہے۔

☆ اسکے بعد Elke Christina Röder صاحبہ جو Norderstedt کی Lord Mayor ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر حاضرین کو سلام پیش کیا اور ساتھ ہی اس پروگرام کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح شہر Norderstedt کی طرف سے سلام پیش کیا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے مبارکباد پیش کی۔

موصوفہ نے کہا کہ بہت سے سالوں سے آپ لوگوں نے اپنا وقت اس کام میں صرف کیا کہ آپ لوگوں کی مسجد اچھی طرح اس جگہ پر بنے۔ آپ لوگوں کے بہت سے ممبران نے اس کے لیے محنت و مشقت کی تاکہ یہاں اس مسجد کا قیام ہو۔ یقیناً اس میں Norderstedt کے شہری بھی شامل تھے۔ آپ سب اس دن کے منتظر تھے۔

موصوفہ نے کہا: جرمن میں ایک محاورہ ہے کہ جو چیز بننے میں زیادہ دیر لے وہ یقیناً اچھی بنتی ہے۔ تو میری خواہش ہے کہ یہ مسجد اب احمدیہ مسلم جماعت کے لیے بہت زیادہ اچھی ثابت ہو۔ یہ مسجد وہ عبادت گاہ ہو جس کی آپ لوگوں کو خواہش تھی۔ یہ مسجد خدا کا خوف اور روحانی ماحول پیدا کرنے والی ہو۔ اس جگہ ہمیشہ امن پھیلتا چلا جائے۔

موصوفہ نے کہا کہ بہت عرصہ سے آپ لوگ ہمارے معاشرہ میں شامل ہو کر اس کا حصہ بنے ہوئے ہیں اور اسے فائدہ بھی پہنچا رہے ہیں۔ آج کل کے زمانہ میں کچھ ایسے سیاستدان اور شدت پسند مذہبی لیڈرز ملتے ہیں جو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ فساد پیدا کریں اور معاشرہ میں اتحاد کو توڑا جائے اور نفرت پھیلائی جائے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ یہ پوری دنیا پر واضح کر دیں کہ ہر مذہب، ہر culture کے لوگ یہاں اگر امن میں رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ پیار، محبت اور ایک دوسرے کا احترام بنیادی باتیں ہیں تاکہ امن قائم کیا جا سکے اور اتحاد قائم رہے۔ یہ ہم سب کی خواہش ہے کہ ہم سب امن و پیار سے مل جل کر رہنے والے ہوں۔ شکریہ۔

☆ اسکے بعد Tobias von der Heide صاحب جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر حاضرین کو سلام پیش کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں Kiel سے اس پروگرام کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ مجھے اس بات کی بہت ہی خوشی ہو رہی ہے کہ صرف احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران ہی اس تقریب میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ بہت سے لوکل اسمبلی کے سیاستدان اور ہمسائے وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

موصوف نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت صوبہ Schleswig Holstein میں ایک نہایت ہی اہم پارٹنر (partner) ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان کے امن قائم کرنے کے عقائد ہمارے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019ء)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019ء)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

نظریہ سے بہت ہی ملتے جلتے ہیں۔اس میں سب سے اہم پہلو رحمانیت کی صفت ہے۔ پھر وہ انصاف جو آپ کی تعلیم کا حصہ ہے،مرد اور عورت کے حقوق میں برابری، مذہب اور حکومت کا الگ الگ ہونا،اور ہر قسم کے ظلم سے اجتناب، یہ سب ایسی قدریں ہیں جو ہم سب میں پائی جانی چاہئیں۔ایک بات جو اس ضمن میں اہم ہے وہ یہ ہے کہ آپ لوگ یہ باتیں مخفی نہیں رکھتے بلکہ سب انسانوں سے پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں۔یہ بات ہم آج بھی اس تقریب میں دیکھ رہے ہیں کہ ہم سب کے ساتھ ایک دوست موجود ہے جو ہمارے سوالات حل کرتا ہے اور ہماری مہمان نوازی کرتا ہے۔ آپ لوگ ہمیشہ اپنے پروگرامز میں ہمیں دعوت دیتے ہیں اور posters کے ذریعہ اپنا پیغام دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔آپ لوگ ہمارے معاشرہ کا حصہ ہیں۔ پھر آپ لوگوں کو Körperschaft des öffentlichen Rechts کا درجہ ملا ہوا ہے (یعنی سرکاری طور پر آپ کو چرچ کے برابر درجہ ملا ہوا ہے۔ناقل) اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بہت سی جماعتیں اور تنظیمیں آج تک اس کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔لیکن اس بات سے صرف یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ لوگ ہمارے آئین کے مطابق رہتے ہیں۔ آپ لوگ میرے نزدیک یہ واضح کرتے ہیں اور ایک نمونہ ہیں کہ اسلام جرمنی کا کس طرح سے حصہ بن سکتا ہے اور بلکہ صرف بن ہی نہیں سکتا بلکہ آج کل اسلام جرمنی کا حصہ بن چکا ہے۔

آخر پر انہوں نے کہا کہ میں ایک بات کا یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو میرے نزدیک اہمیت رکھتی ہے۔ وہ ایک دہشت گرد کا حملہ تھا جو Christchurch میں ہوا۔آج کے دن بھی ہم نے یقیناً سیکیورٹی کے کچھ انتظامات دیکھے ہوں گے۔ پھر Halle میں جو واقعات ہوئے انہوں نے ہمیں یہ بھی دکھایا کہ جرمنی میں بھی لوگوں پر صرف ان کے مذہب کی وجہ سے ظلم کیا جاسکتا ہے۔

موصوف نے کہا: ہم سب کو مل کر ایسی دشمنیوں کے خلاف آواز اٹھانی ہوگی۔ اور ملک میں جو مذہبی آزادی ہے اس کا دفاع کرنا چاہیے۔ایک معین پہلو اس ضمن میں interreligious dialogue ہے۔آخر پر میری یہ خواہش ہے کہ یہ مسجد ایک امن کی جگہ بنے جس میں سب اکٹھے ہوسکیں۔اس لحاظ سے یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں۔

☆ اس ایڈریس کے بعد Gero Storjohann صاحب جو نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر حاضرین کو خوش آمدید کہا۔انہوں نے کہا:

30 سال جو اس مسجد کے بننے میں گزرے ہیں وہ یقیناً آسان وقت نہ تھا۔لیکن جماعت نے اس بارہ میں بہت اچھا کام کیا اور لوگوں پر واضح ہوگیا کہ آپ کی جماعت امن پسند جماعت ہے۔

موصوف نے کہا کہ مسجد کے افتتاح کی مجھے بہت خوشی ہورہی ہے۔جب مسلمان جرمنی میں مساجد بناتے ہیں تو یہ ایک حسبِ معمول کام ہونا چاہیے۔مسجد کی تعمیر یہ واضح کرتی ہے کہ اگر کوئی ایک گھر بنا رہا ہے تو وہ یقیناً ادھر رہنا بھی چاہتا ہے۔ایسے لوگوں کو جرمنی میں اپنا ایک گھر مل گیا ہے۔اس لیے ایک مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہرگز نہیں ہے کہ کوئی اپنے آپ کو سب سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے بلکہ اس سے integration واضح ہوتی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ Nahe میں کوئی بڑے مسائل نہیں پیدا کیے گئے ۔آپ کی جماعت نے پہلے دن سے transparency سے کام لیا۔اس کی پلاننگ اور اس کے تعمیراتی کام میں بہت زیادہ دیر ہوگئی۔لیکن یہ دوسرے کاموں میں بھی ہوجاتا ہے خواہ ایک airport بنایا جائے،کوئی نئی سڑک بنائی جائے یا سائیکل کا رستہ ہی بنانا ہو۔ایک وجہ اتنی دیر لگنے کی یہ بھی تھی کہ آپ لوگ صرف اپنی جماعت کے ممبران سے عطیہ وصول کرتے تھے اور آپ لوگوں نے کسی قسم کا کوئی credit نہیں لیا۔ آپ لوگوں نے ایک سادہ مسجد بنائی۔آخر پر موصوف نے دوبارہ مبارک باد پیش کی اور کہا کہ اس مسجد کا بننا آپ لوگوں کیلئے بابرکت ہو۔

بعد ازاں 5 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانان سے خطاب فرمایا۔

مسجد بیت البصیر کی تقریب افتتاح میں
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامتی اور امن سے رکھے۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے اس مسجد کے افتتاح کے فنکشن میں تشریف لائے۔ مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اس چھوٹی سی جگہ پر اتنے لوگ جو جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں اور غیر مسلم بھی ہیں وہ آسکیں گے۔لیکن آپ کا یہاں آنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آپ لوگ کھلے اور روشن دماغ کے لوگ ہیں۔دوسرا مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کا یہاں آنا کسی تعارف کی وجہ سے ہے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اس علاقہ میں کھلے دل کے ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ میل جول بھی رکھتے ہیں اور آپ لوگ بھی ان کو قبول کرتے ہیں اور یہ جو اچھے باہمی تعلقات ہیں اس کی وجہ سے آپ ہماری اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر تشریف لائے جو ہمارے لیے تو خوشی کا باعث ہے ہی، لیکن ہماری خوشی میں شامل ہونے کیلئے آپ کا یہاں آنا اس خوشی کو اور بھی بڑھاتا ہے کہ احمدی مسلمان حقیقت میں اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھ رہے ہیں اور ہمسایوں سے بھی تعلقات پیدا کررہے ہیں۔اس شکریہ کے بعد میں چند باتیں کہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے بتایا کہ یہ چھوٹا سا گاؤں ہے اور اس چھوٹی آبادی میں یہ ہماری پہلی مسجد بن رہی ہے۔ چھوٹا گاؤں ہونا، یا بڑا شہر ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اصل چیز تو وہاں کے لوگوں کا اخلاق اور ان کا آپس میں میل جول رکھنا ہے اور اس بات کو سمجھنا ہے۔ بلکہ چھوٹی جگہ پر سادگی اور اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ چھوٹے شہروں میں رہنے والے، قصبوں میں رہنے والے یا گاؤں میں رہنے والے بہ نسبت شہر کے لوگوں کے زیادہ سادہ ہوتے ہیں۔اور یہ ایک بہت اچھی چیز ہے۔ اسی لیے بہت سارے لوگ جو شہر میں رہنے والے ہیں پسند کرتے ہیں کہ باہر جا کر اپنے گھر بنائیں اور رہیں۔ میں یوکے میں رہتا ہوں ، وہاں تو یہ بڑا رواج ہے کہ جو لوگ afford کرسکتے ہیں وہ باہر جا کر کھلی فضا میں اپنا گھر بناتے ہیں۔اس کا ایک فائدہ یہ کہ ایک سادگی کا ماحول ہے ، دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کھلی فضا ہے اور ہر قسم کی pollution سے پاک فضا ہے، تازہ ہوا میسر ہے۔اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں یہ جگہ ہمارے لیے ، گو چھوٹی ہے، لیکن یہاں کے رہنے والے جس طرح کھلی فضا میں رہ کر اپنے آپ کو ہر دم ہوا سے تازہ رکھتے ہیں اسی طرح مجھے یہ بھی امید ہے کہ یہ لوگ سادگی کی وجہ سے اپنے اخلاص کو بھی تازہ رکھنے والے ہوں گے۔ اور اپنے پیدا کرنے والے سے جو تعلق ہے اس کو بھی ہمیشہ تازہ رکھنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ تاریخی جگہ ہے۔ تاریخ بڑی اہمیت رکھتی ہے اور قوموں کو اپنی تاریخ کی حفاظت کرنی چاہیے اور تاریخ ہی ہے جو بہت ساری ایسی باتیں جو دنیا کی نظر سے اوجھل ہوجاتی ہیں ان کو سامنے لاتی ہے۔اسلام کے بارہ میں بہت کچھ کہا جاتا ہے ، بہت تحفظات ہیں۔ اگر ہم اسلامی تاریخ کو دیکھیں تو یہ جو تحفظات ہیں کہ مسلمان شاید extremists ہیں، شدت پسند ہیں، تاریخ اس کو جھٹلاتی ہے اور جب ہم اسلام کا ابتدائی زمانہ دیکھتے ہیں تو بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے 13 سال مکہ میں مخالفت کا سامنا کیا، دشمنوں نے آپ کو تکلیفیں پہنچائیں، ٹارچر کیا، اسلام لانے والے قتل کیے گئے اور پھر آخر وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے جہاں ایک چھوٹی اسلامی مملکت قائم ہوگئی۔ اور جو مملکت قائم ہوئی اس میں سب مسلمان نہیں تھے، وہاں یہودیوں کی بھی اکثریت تھی۔ ان کے ساتھ معاہدے ہوئے اور پھر اس معاہدے کے تحت ہر ایک کی جو شریعت تھی اسکا قانون ان کا مسائل حل کرنے کیلئے لاگو کیا گیا اور جو مشترکہ باتیں تھیں اس کیلئے ایک قانون نافذ کیا گیا۔ اس کی پابندی ہر ایک فریق کرتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں میں شدت پسندی ہے اور انہوں نے جنگیں اس لیے لڑیں کہ وہ اپنا مذہب پھیلائیں۔ گوکہ اس بارے میں مَیں پہلے بھی مختلف موقعوں پر بہت کچھ کہہ چکا ہوں ۔شاید جو جماعت سے واقف ہیں انہوں نے پڑھا بھی ہو۔لیکن یہاں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو اس تاریخ کا علم نہیں ہوگا۔مختصر بتادوں کہ ہجرت کر کے مدینہ آنے کے بعد، اتنے ظلم سہنے کے بعد، جب آرام سے، امن سے ان لوگوں نے مقامی لوگوں سے جن میں مختلف مذاہب کے لوگ بھی تھے اور مختلف قبائل تھے ان کے ساتھ رہنا شروع کردیا تو تب بھی مکہ کے لوگوں نے ان کو امن سے نہیں رہنے دیا اور مسلمانوں پر حملہ کیا۔اور اس حملے کا جنگ سے جواب دینے کا جو پہلا حکم قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا اور وہ یہ تھا کہ یہ لوگ جو حملہ کرنے والے ہیں یہ مذہب کے مخالف ہیں اور اگر ان کا جواب اب سختی سے نہ دیا گیا تو پھر نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی راہب خانہ باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی اور اس آیت میں بھی اگر اسکا sequence دیکھیں تو مسجد کا نام پہلے نہیں آیا، مسجد تو سب سے آخر میں ہے۔پس جواب دینا اس لیے ضروری ہے کہ مذہب کی حفاظت کرنی ہے اور یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اسکے بعد اگر کسی بھی حملہ کا، کسی بھی جنگ کا صحیح تجزیہ کیا جائے، انصاف سے تجزیہ کیا جائے تو یہی پتہ لگے گا کہ مسلمانوں پر جنگ ٹھونسی گئی، ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، ان پر حملہ کیا گیا اور پھر اسکے جواب میں مسلمانوں نے بھی جنگیں لڑیں۔ بہرحال یہ تاریخ بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور مختصر سے وقت میں مَیں نے اسلام کی تاریخ بھی بتادی ہے کہ اگر مغربی ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں مسلمانوں کے بارہ میں بعض تحفظات ہیں تو دور ہو جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض مسلمانوں کی حرکتیں بھی ایسی ہیں لیکن اب تو جیسا کہ بعض مقررین نے ذکر بھی کیا کہ بعض جگہ غیر مسلم بھی حملے کر رہے ہیں تو یہ مسلمانوں کی تعلیم نہیں ہے کہ شدت پسندی دکھانی ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے اپنے ذاتی عمل ہیں اور اسلامی تعلیم کے مخالف ہیں۔ بہرحال اس مختصر سے وقت میں بتادوں کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے کچھ بھی شدت پسندی ہو رہی ہے تو وہ ان کے ذاتی عمل ہیں۔ نہ اسلام کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہ جائز ہے اور نہ اسلام کی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہ جائز ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے مقرر جو یہاں تشریف لائے جو آرمی کے افسر تھے انہوں نے بڑی اچھی بات کی کہ ان کے دل میں اور ان کے خاندان میں ایک خوف تھا جو تیس سال پہلے پیدا ہوا جب احمدی یہاں آئے اور جب love for all, hatred for none کا بینر لگایا تو وہ یہی سمجھے کہ یہ دکھاوے کا بینر ہے۔ تیس سال پہلے اُس زمانہ میں وہ حالات نہیں تھے جو آج ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کا ایک خوف تھا۔ وہ اس خوف کا اظہار تو نہ کر سکے لیکن دل میں ان کو احساس ہوتا رہا۔ لیکن احمدیوں کے ساتھ رہ کر تیس سال کے لمبے عرصہ نے ان کے اس خوف کو دور کر دیا اور اس لیے کہ احمدیوں نے یہاں آ کر کوشش کی کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا اظہار کر سکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام ہمسائے کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور احمدیوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمسائے کے حق کس طرح ادا کرنے ہیں اور اس بات نے ان کے شکوک وشبہات بھی دور کر دیے۔ ہمسائے کے حق کی بات ہے تو یہاں وضاحت کر دوں کہ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے ہمسایہ کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ لوگ جو تمہارے گھروں کے ساتھ رہتے ہیں وہ ہمسائے ہیں، وہ لوگ جو تمہارے ساتھ کام کرنے والے ہیں وہ تمہارے ہمسائے ہیں، وہ لوگ جو تمہارے ساتھ سفر کرنے والے ہیں تمہارے ہمسائے ہیں اور اس طرح ایک لمبی فہرست ہے۔ اور پھر فرمایا کہ تمہارے لیے ان کی عزت و احترام کرنا ضروری ہے اور پھر بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی مجھے اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ مجھے احساس ہوا کہ شاید ہمسایہ کو بھی جائز ورثاء میں شامل کر لیا جائے گا۔ جس میں شاید اُس کا جائیداد کا حصہ بھی ہو جائے۔ پس اس حد تک اسلامی تعلیم ہمسایہ کو اہمیت دیتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل اور ہر سچے مسلمان کا عمل اس پر گواہ ہے کہ وہ ہمسایہ کی عزت کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر values کی بات ہوئی۔ مختلف قسم کے لوگ ہیں، کلچرز ہیں ان کی اپنی values ہیں۔ ویلیوز تو ہر ایک کی ہوتی ہیں، اچھی بھی ہیں اور قائم رہنی چاہئیں۔ اصل چیز اخلاقی ویلیوز ہیں اور اعلیٰ اخلاق ہیں جو ہر ایک کی مشترک ہوتی ہیں۔ اس لیے اگر آپ اعلیٰ اخلاق کو قائم رکھیں گے، اعلیٰ اخلاق کی values کو قائم رکھیں گے، اعلیٰ اخلاقی قدریں قائم رہیں گی تو پھر ہر ایک ان روایات کی قدر کرتا رہے گا۔ ہر ایک کا اپنا کلچر ہے، یا روایات ہیں اور مذہب ہے اس کے مطابق پھر ان کی عزت اور احترام بھی رہے گا۔ اگر انسانی قدریں قائم رہیں، اخلاقی قدریں قائم رہیں تو پھر کسی قسم کا، کبھی بھی کوئی conflict پیدا نہیں ہو سکتا۔ کسی قسم کا آپس میں کوئی تصادم نہیں ہو سکتا۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے اور اس بات کی ہم احمدی مسلمان کوشش بھی کرتے ہیں، اور ہر اچھا انسان کوشش کرتا ہے کہ اخلاقی قدروں کی حفاظت کرے۔ چاہے مختلف کلچرز بھی ہوں، مختلف قسم کے لوگ بھی ہوں لیکن ہر ایک میں اچھی باتیں بھی ہوتی ہیں اور بری باتیں بھی ہوتی ہیں، بلکہ بعض ایسی اعلیٰ باتیں ہیں جس کو دوسروں کو بھی اپنانا چاہیے۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ ہر اچھی بات جو تمہیں کہیں سے بھی ملے، ضروری نہیں کہ مسلمان سے ملے، کہیں سے بھی ملے، کسی بھی مذہب سے مل سکتی ہے، کسی بھی انسان سے مل سکتی ہے چاہے وہ کسی بھی مذہب پر یقین نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ تمہاری کھوئی ہوئی وراثت ہے، اس کو حاصل کرو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ پس اچھی values ہر ایک میں پائی جاتی ہیں اور ہر اچھے انسان کو ان کی قدر کرنی چاہیے۔ اور نہ صرف قدر کرنی چاہیے بلکہ اپنانا بھی چاہیے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عورت کے حقوق ہیں، اس کے بارہ میں بھی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اسلام نے عورت کو تعلیم کا حق دیا ہے۔ پھر قرآن کریم میں یہاں تک لکھا ہے کہ مرد کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے۔ پھر عورت کو وراثت کا بھی حق دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی ماں اور عورت وہ ہستی ہے جو نیک تربیت کر کے اپنی اولاد کو جنت میں لے جانے والی ہوتی ہے اور ماحول کو جنت بنانے والی ہوتی ہے، اس معاشرے کو جنت بنانے والی ہوتی ہے، اس شہر کو، ملک کو جہاں وہ رہتی ہے جنت بنانے والی ہوتی ہے۔ پس اسلام عورت کی جو عزت اور احترام کرتا ہے، اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ یہ ہے کہ عورت ہی ہے جو قوموں کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک نیک عورت، اچھے اخلاق کی عورت، پڑھی لکھی عورت ہی اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر سکتی ہے کہ وہ ملک وقوم کے خادم بن سکیں۔ پس اس لحاظ سے اسلام عورت کو بھی ایک مقام دیتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر چرچ کی نمائندہ تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے مذہبی رواداری کی باتیں کیں۔ بہت اچھی بات ہے۔ مذہبی رواداری ضرور ہونی چاہیے۔ پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے خیالات، مذہب کا بلکہ جو روایات ہیں انکا بھی پاس کرنا چاہیے، ان کا احترام کرنا چاہیے۔ اور تبھی مذہبی رواداری بھی رہتی ہے۔ قرآن کریم کی جو پہلی سورت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی لکھا ہے کہ اللہ ربّ العالمین ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی رب ہے، وہ مسلمانوں کا بھی رب ہے، وہ یہودیوں کا بھی رب ہے، وہ ہندوؤں کا بھی رب ہے اور ہر مذہب کا رب ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتے ان کا بھی رب ہے، ان کو پالنے والا ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ پالنے والا ہے، ہر ایک کو دینے والا ہے، اس لیے دنیا کی چیزوں سے بھی ہم فائدے اٹھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے ہی مہیا ہوتی ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پال رہا ہے۔ اس نے جب یہ کہہ دیا کہ ربّ العالمین ہے تو ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ رحمٰن بھی ہے، رحیم بھی ہے۔ وہ بغیر مانگے دیتا ہے، انسانوں پر رحم کرتا ہے اور جو مانگنے والے ہیں ان کو اس سے بڑھ کر دیتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ، چاہے کوئی اس کی عبادت کر رہا ہے یا نہیں کر رہا، چاہے اس سے کوئی مانگتا ہے یا نہیں مانگتا، اس کی رحمانیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ہر ایک کو اپنے رحم سے نوازتا رہے اور اس کی ضروریات کو پورا کرتا رہے۔ اور جو مانگنے والے ہیں ان کو اور بھی زیادہ بڑھ کر دینے والا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر چرچ کی نمائندہ نے بعض باتیں بھی کہیں ہمارے درمیان اختلافات ہیں، عورت کے بارہ میں یا فلاں فلاں چیز کے بارہ میں اختلافات ہیں۔ لیکن اختلافات تو بے شک ہیں، جیسا کہ میں نے کہا ہر ایک مذہب کی اپنی تعلیم ہے۔ اس میں اختلافات بھی ہوتے ہیں، لیکن اصل چیز ہے یہ دیکھنا کہ نیت کیا ہے؟ اگر کہیں اسلام نے عورتوں کے متعلق بعض باتیں کہیں کہ یہ نہ کریں تو یہ اس لیے نہیں کہ عورت کے احترام کو کم کیا جائے، عورت کے رتبے کو کم کیا جائے، بلکہ نیّت یہ تھی کہ اس سے عورت کا رتبہ اور احترام قائم ہو۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اس سے بڑی بات اور کیا ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے، مرد کے پاؤں کے نیچے نہیں۔ یہ مقام عورت کو اس لیے ملا کہ اس نے اپنے بچوں کی نگہداشت کی اور قوم کو بنایا۔ اور نیک عورت ہی ہے جس کی گود میں پلنے والے لوگ پھر قانون کا بھی احترام کرنے والے ہوتے ہیں، اعلیٰ اخلاق دکھانے والے ہوتے ہیں، اخلاقی قدروں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں برداشت کا بھی مادہ ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے مذہب سے بھی رواداری کا سلوک کرتے ہیں۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ نیّت کیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک اگر نیّت نیک ہے تو باقی تعلیم تو مختلف مذاہب کی مختلف ہے، اور اس کیلئے ہر ایک کا اپنا اپنا مذہب ہے، اس پر چلے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں اختلافات کو دور کرنے کے لیے ایک چیز یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے اندر مشترک چیزیں کیا ہیں، یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے اندر فرق کیا ہے؟ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ اہل کتاب سے بھی کہہ دو، دوسرے مذہب والوں سے، یہودیوں سے، عیسائیوں سے کہو کہ آؤ ہم ایک مشترک چیز، جو ہمارے اندر ہے، وہ دیکھیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ ہماری تعلیم کی جزئیات کیا ہیں۔ یہ دیکھو کہ ہمارے اندر common چیز کیا ہے۔ اور وہ common چیز خدا ہے، جو خدائے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)
طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)
طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

واحد ہے۔ ہم اس کو پوجنے والے ہیں، ہم اس کو ماننے والے ہیں اور وہ سب کا ربّ ہے۔ پس یہ مشترک چیز ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔ اور جب ہم اس بات کو سمجھ لیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور اسکا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ سمجھنے والے ہوں کہ سب مخلوق خدا نے پیدا کی ہے اور اسکی مخلوق ہے تو پھر مذہبی اختلافات یا کلچر کے اختلافات یا دوسرے فروعی اختلافات، ہر قسم کے اختلافات ختم ہوجاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میئر صاحبہ نے بھی انہی انسانی قدروں کی بات کی جو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اب یہ اس شہر یا ان کے شہر کی بات نہیں ہے، اب تو پوری دنیا ایک Global Village بن چکی ہے۔ اور دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے اندر جہاں برداشت کا مادہ پیدا ہو وہاں دوسرے مذاہب کیلئے ادب اور احترام کا بھی مادہ پیدا ہو۔ اور اسی طرح ہم حقیقت میں ایک دوسرے کے ساتھ امن سے اور پیار سے اور آشتی سے رہ سکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صوبائی ممبر صاحب نے بھی آزادی کے حق کی باتیں کیں۔ یہ ساری بڑی اچھی باتیں ہیں۔ ہم یہاں آئے، ہم نے یہاں اپنے آپ کو جذب کیا تو صرف اپنی ضرورت کیلئے نہیں کہ ہمیں ضرورت تھی۔ اکثریت جو احمدیوں کی یہاں بعض ملکوں سے آئی ہے ان کی persecution ہورہی تھی، وہاں ان پہ ظلم ہورہے تھے، ان کو مذہبی آزادی نہیں تھی، ان کے بہت سارے حقوق غصب ہورہے تھے اس لیے وہ یہاں آئے۔ لیکن یہاں اگر ہم integrate ہورہے ہیں تو صرف اس لیے نہیں کہ یہاں آکر ہمیں یہ سہولتیں مل گئیں، اور اگر ہم نے اپنا یہ اظہار نہ کیا تو کہیں سہولتیں واپس نہ لے لی جائیں۔ بے شک یہ بھی ضروری ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ پس اس لحاظ سے یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے کہ ہم یہاں کی حکومت کے، یہاں کے لوگوں کے شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں یہاں رہنے کی اجازت دی، اپنے اندر جذب کرنے کی اجازت دی اور اس کی وجہ سے ہمیں یہاں مذہبی آزادی بھی ہے اور دوسری آزادیاں بھی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس ملک کے قانون کی پابندی کرنا اور یہاں کے لوگوں کا ادب و احترام کرنا ہمارے ایمان کا بھی حصہ ہے اور یہی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جس ملک نے ہمیں جذب کیا، جس ملک میں ہم آگئے، وہاں کی نیشنلٹی مل گئی، اس ملک میں بعض جگہ ہماری دوسری اور تیسری نسل بھی شروع ہوگئی، تو اب یہ ملک جرمنی جو ہے، یہ ان کا ملک ہے اور اس سے وفاداری کرنا، جرمنی کے قانون کی پابندی کرنا، جرمنی کے ہر شہری کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اخلاق سے پیش آنا، مذہبی رواداری دکھانا، برداشت رکھنا، یہ سب اس لیے ضروری ہے کہ ملک میں امن قائم رہے۔ اور ملک میں امن قائم رکھنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ اسی سے ملک کی معاشی ترقی ہوتی ہے اور اسی سے ملک دوسرے لحاظ سے stable ہوتا ہے۔ پس ایمان کا تقاضا ہے کہ اب ہم یہاں رہ کر اس ملک کی خدمت کریں۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب کا ہے یا کیا قانون ہے، جو بھی قانون ہیں اس کی پابندی کرنا ہمارے لیے ضروری ہے اور ہر سچے مسلمان کیلئے ملک کی خدمت کرنا ضروری ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آزادیٔ مذہب کی بات کی گئی، تو میں دوبارہ یہی کہوں گا کہ ہم آزادیٔ مذہب کو قائم رکھیں گے تو امن کے اظہار ہوتے رہیں گے۔ ایک دوسرے کے مذہب کو چھیڑیں گے تو امن قائم نہیں رہ سکتا، بے چینیاں پیدا ہوں گی، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے لیے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اور ہر شخص چاہے وہ عیسائی ہے یا یہودی ہے، مسلمان ہے، ہندو ہے، سِکھ ہے یا کسی بھی مذہب کا ہے، وہ دوسرے مذہب کی عزّت اور احترام کرے اور ان کو یہ حق دے کہ وہ جس مذہب کو بھی اپنائیں، اس کا اظہار بھی کر سکیں اور اس کے مطابق عمل بھی کرسکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم نے کہا ہے کہ مذہب دل کا معاملہ ہے اور اس میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب زبردستی نہیں اور دل کا معاملہ ہے تو پھر ہر ایک کو حق ہے، کوئی یہودی بننا پسند کرتا ہے تو یہودی ہوسکتا ہے، یا کوئی عیسائی بننا پسند کرتا ہے تو عیسائی ہوسکتا ہے۔ یا مسلمان بننا پسند کرتا ہے تو مسلمان ہوسکتا ہے۔ ایک تو ایک دوسرے کے لیے نفرتیں نہیں ہونی چاہئیں، دوسرے کسی قسم کی روک نہیں ہونی چاہیے اور یہی خوبی ابھی تک جرمنی میں بھی اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہے کہ یہاں مذہبی آزادی ہے۔ اور جب تک یہ مذہبی آزادی قائم رہے گی، یہاں امن بھی قائم رہے گا اور ملک ترقی بھی کرتا چلا جائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وفاقی پارلیمینٹ کے ممبر نے بھی باتیں کیں اور کہا کہ مسجد امن کا نشان ہے۔ انہوں نے بھی بڑی عمدہ بات کی کہ مسجد تو امن کا نشان ہے۔ اور مسجد کی تعمیر سے یہ اظہار ہوتا ہے کہ مسلمان یہاں integrate ہونا چاہتے ہیں۔ یقیناً مسجد کی تعمیر جہاں ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے، وہاں اس بات کا بھی اظہار ہے کہ ہم اس ملک کا حصہ ہیں اور مل جل کر اس ملک کی ترقی کا بھی حصہ بننا چاہتے ہیں اور اپنی مذہب کی روایات کے مطابق، اپنی مذہب کی تعلیم کے مطابق عبادت کرتے ہوئے اس ملک کی بہتری کے لیے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے وہ کرنا چاہتے ہیں اور کریں گے اور یہی مسجدوں کی اہمیت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے بھی بڑا واضح فرمایا ہے کہ مسجد میں آنے کے بعد اگر تم لوگ یتیموں کا خیال نہیں رکھتے، انسانی قدروں کا خیال نہیں رکھتے، دوسروں کو دکھ پہنچاتے ہو تو تمہاری نمازیں، تمہارا مسجد میں آنا، یہ مسجد تعمیر کرنا، یہ بے فائدہ ہے۔ پس یہ مسجد کی تعمیر ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم نے اس تعمیر کے ساتھ جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت میں بڑھنا ہے وہاں ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھنا ہے۔ چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو یا لا مذہب ہو، اس کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ اور مذہبی اختلافات کو سامنے لانے کی بجائے جو مشترک چیزیں ہیں ان کو سامنے لانا ہے تا کہ ہم ایک ہوکر کام کرسکیں۔ اور ملک اور قوم کی بہتری کیلئے کام کرسکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بعد میں احمدیوں کو بھی یہی کہوں گا کہ اس مسجد بننے کے بعد اب آپ لوگوں کی، جو اس علاقہ میں رہتے ہیں، ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ پہلے سے بڑھ کر اس بات کا اظہار کریں کہ آپ لوگ ملک اور قوم کے وفادار ہیں۔ آپ لوگ اخلاقی قدروں کا پاس کرنے والے ہیں، ان کا اظہار کرنے والے ہیں، ان کو نبھانے والے ہیں اور ہر احمدی سے پہلے سے بڑھ کر اس بات کا بھی اظہار ہونا چاہیے کہ ہم اب یہاں پیار اور محبت اور صلح و آشتی کی فضا قائم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آپ سب کا شکریہ۔

حضورانور کا خطاب 6 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں مہمانان اپنے اپنے طریق کے مطابق شامل ہوئے۔ بعد ازاں تمام مہمانان نے حضورانور کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس تقریب کے بعد 7 بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت البصیر (مہدی آباد) میں تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق مہدی آباد (Nahe) سے اوسنابروک (Osnabrück) کیلئے روانگی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد مہدی آباد میں جمع تھی۔ مرد و خواتین کا ایک ہجوم تھا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ 7 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب کے درمیان کچھ دیر کیلئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ 8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ مہدی آباد سے اوسنابروک کیلئے روانہ ہوا۔

مہدی آباد سے اوسنابروک کا فاصلہ 262 کلومیٹر ہے۔ قریباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے دس بجے مسجد بشارت اوسنابروک ورودِ مسعود ہوا۔ احباب جماعت اوسنابروک نے اپنے پیارے آقا کا بھرپور استقبال کیا۔ مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کی منتظر تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ صدر جماعت اوسنابروک ملک نوید احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ حنان سوبھی صاحب نے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ حضورانور کی رہائش مسجد بشارت سے ملحقہ مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تھی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں“

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

کورونا وائرس سے نمٹنے کیلئے حکومتی قوانین کی پابندی مسلمانوں کی نہ صرف معاشرتی بلکہ مذہبی ذمہ داری بھی ہے

(کے طارق احمد، انچارج پریس اینڈ میڈیا)

آج پوری دنیا کورونا وائرس کی وبائی بیماری کے چیلنج سے نمٹنے کیلئے محنت کر رہی ہے اور مختلف سرکاری اور نجی ادارے اس موقعہ پر مختلف اقدامات اور احتیاطی تدابیر اپنا رہے ہیں اور انڈیا کی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتیں بھی اس آفت سے نمٹنے کیلئے مختلف منصوبے بنا رہی ہیں اور ڈاکٹرز، نرسز، پولیس اور مختلف سرکاری محکمے اس آفت سے دنیا کو بچانے کیلئے بےلوث محنت کر رہے ہیں۔ انڈیا میں بعض واقعات کے نتیجہ میں اس آفت کے موقعہ پر اسلام کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو اس بیماری کے پھیلانے کے حوالہ سے مورد الزام ٹھہرایا جا رہا ہے جو کہ کسی بھی طرح درست نہیں۔

حکام کی اطاعت ایک مسلمان کا دینی فریضہ ہے

ایسے وقت میں اس وبائی بیماری کو کنٹرول کرنے کیلئے ملکی وصوبائی حکومتوں نے جو بھی احتیاطی اقدامات لوگوں کی بہتری اور بھلائی کیلئے اپنائے ہیں اور جو بھی ہدایات دی ہیں ان تمام ہدایات کی پابندی کرنی ایک مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حکومت کی ان ہدایتوں کی پابندی کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف ایک مسلمان اپنے آپ کو اس بیماری سے محفوظ رکھ سکتا ہے بلکہ یہ ایک مسلمان کی معاشرتی ذمہ داری ہے اور بنی نوع انسان سے ہمدری کا اظہار بھی ہے۔ حکومت کے احکامات کی پابندی کرنا اسلامی تعلیمات میں سے ہے۔

وبائی بیماری سے نمٹنے کیلئے اسلامی احتیاطی تدابیر

اسلام نے ہمیشہ بیماریوں سے نمٹنے کیلئے جہاں دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی ہے وہاں احتیاطی تدابیر اپنانے کی بھی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ دعا کے ساتھ تدبیر بھی ضروری ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے وبائی بیماریوں کے موقعہ کیلئے بھی تعلیمات عطا فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی زمین میں وبائی بیماری کے پھیلنے کی تمہیں اطلاع ملے تو تم اس زمین میں داخل مت ہونا اور اگر تم اس وقت اسی زمین میں موجود ہو تو پھر اس زمین سے باہر نہ نکلنا (صحیح بخاری) حکومتوں کی طرف سے جو سفر پر پابندیاں اور Qurantine کی ہدایت دی جا رہی ہیں وہ دراصل اسی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

اسلام وبائی بیماری کے وقت معاشرتی دوری کی تلقین کرتا ہے

حضرت نبی اکرم ﷺ نے بیمار لوگوں کیلئے ایک دوسرے سے دوری بنائے رکھنے کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ ایک انسان جس کو جذام کی بیماری تھی جب اس نے اسلام میں شامل ہونے کیلئے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بیعت قبول ہو گئی ہے۔ لیکن اس انسان کو واپس اپنے گھر چلے جانا چاہئے (سنن ابن ماجہ) ایک اور موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بیمار انسان کو صحتمند انسان سے نہیں ملنا چاہئے جس کے نتیجہ میں صحتمند انسان بھی اس بیماری سے متاثر ہو جائے۔ آپ ﷺ نے جانوروں کی حفاظت کیلئے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (صحیح بخاری)

اسلام اور حفظان صحت

اسلام اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنے کی تلقین کرتا ہے اور صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے۔ پانچ وقت وضو میں انسان ہاتھ اور ناک اور مختلف اعضا کی صفائی کرتا ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کا یہ اسوہ ہے کہ جب آپ چھینکتے تھے تو اپنے چہرے کو ڈھانک لیتے تھے۔ یہ فعل ان دنوں اس وبائی بیماری سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے ضروری میڈیکل تقاضا بن گیا ہے۔

دعا کے ساتھ تدبیر بھی ضروری ہے

اسلام نے ہمیشہ بیماری سے شفایابی کیلئے دعا کے ساتھ ساتھ ادویات کے استعمال کی بھی تلقین کی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر بیماری کی کوئی دوا ہے۔ اگر دعا کے ساتھ وہ دوا استعمال کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے شفایابی عطا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

اسلام اور وباء کے موقعہ پر ہمدردی خلق

اسلام ایسے موقعوں پر بلا تفریق مذہب و ملت خدمت خلق کے کاموں کی طرف مسلمان کو توجہ دلاتا ہے اور متاثرین کی امداد کا حکم دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ جب ایک ایسے علاقہ سے گذرے جہاں پر کچھ عیسائی جذام کی بیماری سے متاثر تھے تو آپؓ نے فوری طور پر ان کی مالی امداد فرمائی اور انہیں میڈیکل سہولیات فراہم کئے جانے کا حکم فرمایا۔

وبائی بیماری کے پس منظر میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی نصیحت

احمدیہ مسلم جماعت بھارت اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے والی جماعت ہے۔ حکومتی قوانین کی پابندی اس جماعت کی امتیازی خصوصیت ہے۔ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے 27/مارچ 2020ء کو اپنے ایک خصوصی پیغام میں دنیا کے 213 ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ جو بھی ان کے ملک میں حکومتی قوانین جاری کئے گئے ہیں اس کی پابندی کی جائے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ احمدی مسلمان اپنی پنجوقتہ نمازیں اور جمعہ کی نماز اپنے گھروں میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ادا کریں۔ اور حکومتی قوانین کے مطابق اپنے گھر میں ہی رہیں اور ان ایام میں اپنے علم کو بڑھانے کوشش کریں۔ اسکے ساتھ ساتھ امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے بہت زیادہ دعاؤں کی بھی تلقین فرمائی ہے۔

احمدی لاک ڈاؤن کی پوری پابندی کر رہے ہیں

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں نہ صرف لاک ڈاؤن بلکہ جو بھی حکومتی احکامات صادر ہوئے ہیں ان کی مکمل پابندی کر رہے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے ایک اعلیٰ پولیس افسر نے میڈیا میں یہ بیان دیا ہے کہ ”قادیان پورے ضلع میں لاک ڈاؤن کے احکامات کی پابندی میں اول نمبر پر ہے“ نہ صرف قادیان بلکہ پورے انڈیا میں ہی احمدی مسلمانوں نے اپنے حکام کی ہدایات کی پاسداری کی ہے۔ کولگام کشمیر کے ایک اعلیٰ پولیس افسر نے ایک احمدی کے جنازے کے موقعہ پر یہ تاثر پیش کیا ”اس جماعت نے لاک ڈاؤن کے قوانین کی مکمل پابندی مکمل نظم وضبط کے ساتھ کی ہے۔ اس جماعت کے افراد کو میری طرف سے کوئی ہدایت نہیں دی گئی بلکہ جملہ نظم و ضبط کے انتظامات انہوں نے خود کئے ہیں۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ”مناجات اور تبلیغ حق“ کے چند اشعار پر تضمین

(تنویر احمد ناصر، نائب ایڈیٹر اخبار بدر)

دیکھ کر دنیا کی حالت ہو گیا زار و نزار
اس تباہی سے خدایا ہے مرا سینہ فگار
پھیر دے دنیا کی جانب اے خدا فضلوں کی دھار
”اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار“

اس قدر اموات ہیں جنکی کوئی گنتی نہیں
حکمرانوں کی بھی اس کے سامنے چلتی نہیں
اک بھیانک آگ ہے گویا کہ جو بجھتی نہیں
”کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار“

”اے خدا اے چارہ ساز درد“ ”اے مشکل کشا
ان مصائب سے کریما اب ہمیں جلدی بچا
تیرے بندے ہیں مرے مولیٰ نہ دے ہم کو سزا
”اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار“

اے خدا تیری رضا ہر دم مرا مقصود ہو
تیری درگہ ہی ہمیشہ اے خدا مسجود ہو
تیری رحمت کا نہ ہم پر در کوئی مسدود ہو
”اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار“

تیرے بن اٹھتی نہیں اب کسی جانب نگہ
بخش دے اپنے کرم سے اپنے بندوں کے گنہ
بھیج دے اپنے فرشتوں کی خدایا اب سپہ
”اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پنہ
بس تو ہے میرے لیے مجھکو نہیں تجھ بن بکار“

......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ بھارت کی رفاہی خدمات

ملک بھر میں احمدیہ مسلم جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم ”خدام الاحمدیہ“ اور جماعت احمدیہ کا رفاہی ادارہ Humanity First مستحقین کی بھرپور رنگ میں مدد کر رہا ہے۔ ابتداء سے ہی جب اس وبائی بیماری کا انڈیا میں زیادہ اثر بھی نہیں تھا تب سے امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی ہدایت کی روشنی میں بھارت بھر میں ہومیوپیتھی کی Preventive ادویات تقسیم کی گئیں ہے۔ کم وبیش پچاس ہزار لوگوں تک یہ ادویات پہنچائی گئیں۔ انڈیا کے 15 سے زیادہ مقامات میں محکمہ صحت کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ نے لوگوں میں اس بیماری سے متعلق Awareness پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیہاتی علاقوں میں 2000 سے زیادہ لوگوں کو جماعت احمدیہ نے ماسکس اور ہینڈ Sanitizers مفت فراہم کئے ہیں۔ لاک ڈاؤن کے بعد بھی جماعت احمدیہ کے Volunteers نے انڈیا بھر میں متعلقہ محکمہ کی اجازت سے 15 ہزار سے زیادہ مستحق فیملیز کو دو ہفتوں کا ضروری راشن پہنچایا ہے اور 40 ہزار سے زیادہ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ کورونا وائرس کی آفت سے نمٹنے کیلئے ہم سب اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ دعا کریں اور حکومت کی طرف سے جو گائڈ لائنز ہمیں دی گئی ہیں اس کی مکمل پابندی کرتے ہوئے ہم سب کو ایک جٹ ہو کر اس وبائی بیماری سے نمٹنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس آفت سے نجات عطا کرے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں“

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 نومبر 2019ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆**مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب (آکسفورڈ، یو.کے)**

16 نومبر 2019ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد مکرم حسن دین صاحب بیعت کے بعد بچوں کی تربیت کی خاطر قادیان شفٹ ہو گئے۔ 1962ء میں یو کے آگئے اور آکسفورڈ میں رہائش اختیار کی۔ مرحوم نے آکسفورڈ جماعت کے صدر اور سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، ہمدرد، مخلص اور ایک نیک انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، چار بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سید لطیف احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (دار النصر شرقی محمود، ربوہ)

14 اکتوبر 2019ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید گل حسن شاہ صاحب کے پوتے تھے۔ مرحوم نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد تقریباً 24 سال ریلوے میں ملازمت کی۔ سروس کے دوران جہاں بھی رہے جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ اہلیہ کے لجنہ کے کاموں میں بھی مدد کیا کرتے تھے۔ گھر میں قرآن کریم کی کلاس لگانے میں بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ اپنے محلہ دار النصر شرقی میں صدر محلہ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔

(2) مکرم محمد الدین بھٹی صاحب

(پنشنر تحریک جدید، دار العلوم غربی صادق، ربوہ)

27 اکتوبر 2019ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک، مخلص اور فدائی انسان تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے آپ کو جاب لیٹر آ گیا تھا لیکن آپ نے جماعتی خدمت کو ترجیح دیتے ہوئے ستمبر 1961ء میں صدر انجمن ربوہ میں ملازمت اختیار کی جہاں نظارت بیت المال اور قضاء کے علاوہ وکالت اشاعت میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ریویو آف ریلیجنز کی ٹائپنگ کا کام بھی کرتے رہے۔ آپ کو محترم سید میر داؤد احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم رانا غلام مصطفیٰ صاحب (مربی ضلع چکوال) کے سسر تھے۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 نومبر 2019ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆**مکرم میاں محمد عبد الغفار صاحب (اپسم، یو.کے)**

23 نومبر 2019ء کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں عبد الرحمٰن صاحب کے بیٹے اور حضرت میاں نظام الدین صاحب کے پوتے تھے۔ لاہور سے 1958ء میں یو کے آئے۔ مرحوم نمازوں اور چندہ کی ادائیگی میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ فضیلت بی بی صاحبہ (ناصر آباد فارم، سندھ)

26 اگست 2019ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، ہمدرد، اللہ پر توکل کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ مکرم ناصر احمد منظور صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

(2) عزیزم سید عمر فاروق صاحب (ڈھل گھیرڑ، کھاریاں)

9 اکتوبر 2019ء کو 19 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مجلس خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم اطفال خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی پروگراموں اور وقار عمل میں باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے۔ بڑوں اور بزرگوں کا احترام کرتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔ بچپن سے ہی نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔

(3) مکرمہ زینب بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم میر احمد اشرف صاحب (جڑچڑلہ، انڈیا)

14 اگست 2019ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، بہت بہادر اور نیک و مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرمہ ساجدہ راشد صاحبہ اہلیہ مکرم راشد کریم صاحب (کریم میڈیکل ہال، فیصل آباد)

25 اکتوبر 2019ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے صدر لجنہ کریم نگر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ کامیاب داعی الی اللہ تھیں۔ بہت سی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، غریبوں کی ہمدرد، متوکل علی اللہ، چندہ جات میں باقاعدہ، صابرہ وشاکرہ ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ (شاہدرہ ٹاؤن، لاہور)

31 اکتوبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر تھیں اور ہر کام بڑی محنت سے کرتی تھیں۔ بچوں کو ان کے گھروں میں جا کر قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مجیب احمد صاحب مرزا (مربی سلسلہ وٹفورڈ) کی پھوپھی تھیں۔

(6) مکرم طاہر احمد محمود صاحب (دار الفتوح غربی ربوہ)

8 نومبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں ناظم مال انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، ملنسار، خوش اخلاق، بڑے بہادر، صابر وشاکر، سب سے حسن سلوک کرنے والے ایک ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ خلافت کے بارہ میں متعدد نظمیں بھی کہیں جن میں سے کچھ الفضل میں بھی شائع ہوئیں۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ دو بیٹیوں کی واقفین زندگی مربیان سلسلہ سے شادیاں کیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ چھ بچے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حافظ لبیب احمد صاحب حافظ قرآن ہیں اور آج کل جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(7) مکرم رانا ناصر احمد صاحب (ہڈرزفیلڈ، یو.کے)

10 نومبر 2019ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جماعت کیلئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ باوجود مخالفت کے بڑی دلیری سے جماعتی خدمت اور اپنا کاروبار کرتے رہے۔ 1998ء میں یو کے آگئے۔ مسجد المہدی بریڈفورڈ کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی کی بھی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا　　خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا　　صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1 مارچ 2018)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/دسمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن 2 ہجری میں کون سا سریہ بھیجا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن 2 ہجری میں اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی قیادت میں ایک سریہ نخلہ کی طرف بھیجا۔ حضرت عُتْبہ بھی اس سریہ میں شامل تھے۔

سوال: اس سریہ کو بھجوانے کی کیا غرض تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا کہ قریش کی حرکات وسکنات کا زیادہ قریب سے ہوکر علم حاصل کیا جاوے تاکہ اس کے متعلق ہر قسم کی ضروری اطلاع بروقت میسر ہوجائے اور مدینہ ہر قسم کے اچانک حملوں سے محفوظ رہے۔ اس غرض سے آپ نے یہ سریہ بھجوایا۔

سوال: سریہ کو روانہ کرتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سریہ کے امیر کو کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپؐ نے اس سریہ کے امیر کو یہ نہیں بتایا کہ تمہیں کہاں اور کس غرض سے بھیجا جارہا ہے۔ بلکہ چلتے ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک سربمہر خط دے دیا اور فرمایا کہ اس خط میں تمہارے لیے ہدایات درج ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب مدینہ سے دو دن کا سفر طے کرلو تو پھر اس خط کو کھول کر اس کی ہدایات کے مطابق عمل درآمد کرنا۔

سوال: اس خط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل سریہ کو کیا تاکید فرمائی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب دو دن کا سفر طے کر چکے تو عبداللہ نے آنحضرتؐ کے فرمان کو کھول کر دیکھا تو اس میں یہ الفاظ درج تھے کہ تم مکہ اور طائف کے درمیان وادئ نخلہ میں جاؤ اور وہاں جا کر قریش کے حالات کا علم لو اور پھر ہمیں اطلاع لاکر دو۔ آپؐ نے خط کے نیچے یہ ہدایت بھی لکھی تھی کہ اس مشن کے معلوم ہونے کے بعد اگر تمہارا کوئی ساتھی اس پارٹی میں شامل رہنے سے متامل ہو اور واپس آنا چاہے تو وہ واپس آسکتا ہے۔

سوال: مقررہ جگہ پہنچنے پر جب حضرت عبداللہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط کھول کر سنایا تو ان کے ساتھیوں نے کیا نمونہ دکھایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبداللہ نے آپؐ کی ہدایت اپنے ساتھیوں کو سنادی اور سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ ہم بخوشی اس خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اس کے بعد یہ جماعت نخلہ کی طرف روانہ ہوئی۔

سوال: راستہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: راستہ میں سعد بن ابی وقاصؓ اور عُتْبہ بن غزوانؓ کا اونٹ کھو گیا اور وہ اس کی تلاش کرتے کرتے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے اور باوجود بہت تلاش کے انہیں نہ مل سکے یعنی اپنے ساتھیوں کو نہ مل سکے اور اب یہ پارٹی جو گئی تھی یہ صرف چھ کس کی رہ گئی۔

سوال: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک مستشرق مارگولیس کے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ ان دونوں صحابہؓ نے جان بوجھ کر اپنا اونٹ چھوڑ دیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مارگولیس کے اعتراض کے جواب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ان جاں نثارانِ اسلام پر جن کی زندگی کا ایک ایک واقعہ ان کی شجاعت اور فدائیت پر شاہد ہے اور جن میں سے ایک غزوہ بئرِ معونہ میں کفار کے ہاتھوں شہید بھی ہوا اور دوسرا کئی خطرناک معرکوں میں نمایاں حصہ لے کر بالآخر عراق کا فاتح بنا، اس قسم کا شبہ محض اپنے من گھڑت خیالات کی بنا پر کرنا مسٹر مارگولیس ہی کا حصہ ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ مارگولیس اپنی کتاب میں یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے یہ کتاب ہر قسم کے تعصّب سے پاک ہوکر لکھی ہے۔

سوال: نخلہ پہنچنے پر حضرت عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب یہ لوگ نخلہ پہنچے تو ایک دن اچانک وہاں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ بھی آپہنچا جو طائف سے مکہ کی طرف جارہا تھا اور ہر دو جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے ہوگئیں۔ مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ کیونکہ طبعاً یہ بھی اندیشہ تھا کہ اب جو قریش کے ان قافلہ والوں نے مسلمانوں کو دیکھ لیا ہے تو وہ خبر رسانی جس کیلئے یہ بھیجے گئے تھے اس کا راز مخفی نہیں رہ سکتا۔ غرض مسلمانوں نے ان پر حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی مارا گیا اور دو آدمی قید ہوگئے۔ چوتھا آدمی بھاگ کر نکل گیا اور مسلمان اسے پکڑ نہ سکے اور مسلمان سامان غنیمت لے کر جلدی جلدی مدینہ لوٹ آئے۔

سوال: اس واقعہ پر مارگولیس نے کیا اعتراض کیا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس موقع پر مارگولیس صاحب لکھتے ہیں کہ دراصل محمدؐ نے یہ دستہ دیدہ دانستہ اس نیت سے شہرِ حرام میں بھیجا تھا کہ چونکہ اس مہینہ میں قریش طبعاً غافل ہوں گے، مسلمانوں کو ان کے قافلہ کے لُوٹنے کا آسان اور یقینی موقع مل جائے گا لیکن ہر عقل مند انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایسی مختصر پارٹی کو اتنے دور دراز علاقہ میں کسی قافلہ کی غارت گری کے لیے نہیں بھیجا جاسکتا خصوصاً جبکہ دشمن کا ہیڈ کوارٹر اتنا قریب ہو اور پھر یہ بات تاریخ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ پارٹی محض خبر رسانی کی غرض سے بھیجی گئی تھی اور آنحضرتؐ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور جب یہ جماعت آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کو سارے حالات سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور آپؐ نے مالِ غنیمت بھی لینے سے انکار کردیا۔

سوال: رؤسائے قریش کس طرح اَشہر حرم میں بھی اپنی مفسدانہ کارروائیاں جاری رکھتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسلام کے خلاف رؤسائے قریش اپنے خونی پراپیگنڈے کو اَشْہُرِ حُرُم میں بھی برابر جاری رکھتے تھے بلکہ اَشْہُرِ حُرُم کے اجتماعوں اور سفروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ان مہینوں میں اپنی مفسدانہ کارروائیوں میں اَور بھی زیادہ تیز ہوجاتے تھے اور پھر کمال بے حیائی سے اپنے دل کو جھوٹی تسلی دینے کے لیے وہ عزت کے مہینوں کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر منتقل بھی کردیا کرتے تھے جسے وہ نَسِیْ ء کے نام سے پکارتے تھے۔

سوال: جن دو لوگوں کو حضرت عبداللہؓ بن جحش اور ان کے ساتھیوں نے قید کیا تھا ان کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سلوک فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فدیہ لے کر دونوں قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن ان قیدیوں میں سے ایک شخص پر مدینہ کے قیام کے دوران آنحضرتؐ کے اخلاقِ فاضلہ اور اسلامی تعلیم کی صداقت کا اس قدر گہرا اثر ہوچکا تھا کہ اس نے آزاد ہوکر بھی واپس جانے سے انکار کردیا اور آنحضرتؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہوکر آپؐ کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوگیا اور بالآخر بئرِ معونہ میں شہید ہوا۔

سوال: حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہؓ کو ارضِ بصرہ روانہ کرتے وقت کیا تاکید فرمائی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے انہیں فرمایا کہ تم اور تمہارے ساتھی چلتے جاؤ یہاں تک کہ سلطنتِ عرب کی انتہا اور مملکتِ عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ۔ جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور جان لو کہ تم سخت دشمنوں کے پاس جارہے ہو۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا۔ تم علاَء بن حَضْرَمِی سے مشورہ لینا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔ جو شخص تمہاری بات مان لے اسکا اسلام قبول کرنا اور جو شخص نہ مانے اس پر جزیہ مقرر کرنا اور جو اس کو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا۔ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینا اور دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا۔

سوال: حضرت عتبہؓ کی وفات کس طرح ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہؓ کو بصرہ کا والی مقرر کیا تھا۔ ایک عرصہ کے بعد حضرت عُتْبہؓ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور انہوں نے بصرہ کی ولایت سے استعفیٰ دینا چاہا۔ تاہم حضرت عمرؓ نے ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا۔ اس پر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اب اس شہر کی طرف دوبارہ نہ لوٹانا۔ چنانچہ وہ اپنی سواری سے گر پڑے اور 17/ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن عُبَادہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوساعدہ سے تھا۔ ان کے والد کا نام عُبَادہ بن دُلَیم اور والدہ کا نام عَمْرَہ تھا۔ ان کی والدہ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کی کنیت اَبو ثابِت تھی۔ آپ سردار اور سخی تھے اور تمام غزوات میں انصار کا جھنڈا ان کے پاس رہا۔ آپ انصار میں صاحبِ وجاہت اور ریاست تھے۔ ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔

......☆......☆......☆......

آنحضرتؐ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27/دسمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی کیا خصوصیات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن عُبادہؓ بارہ نُقَباء میں سے ایک تھے۔ آپ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سَاعِدہ میں سے تھے اور آنحضرتؐ کے عہدِ مبارک میں ممتاز ترین انصار میں شمار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرتؐ کی وفات پر بعض انصار نے انہی کو خلافت کے لیے پیش کیا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

سوال: آنحضرتؐ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور بنو ساعِدہ کے گھروں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کیا عرض کیا اور آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ جب بنوساعِدہ کے گھروں کے پاس سے گزرے تو حضرت سَعد بن عُبادہؓ، حضرت مُنْذِر بن عَمروؓ اور حضرت ابودجانہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! آپؐ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہمارے پاس عزت، دولت، قوت اور مضبوطی ہے۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ نے یہ بھی عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میری قوم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے کھجوروں کے باغات مجھ سے زیادہ ہوں اور اس کے کنویں مجھ سے زیادہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دولت، قوت اور کثیر تعداد بھی ہو۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوثابت! اس اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو، یہ مامور ہے۔ یہ اپنی مرضی سے جائے گی۔

سوال: مدینہ میں حضرت سعدؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا خدمت کرنے کی توفیق ملی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو سعدؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں روزانہ ایک بڑا پیالہ بھیجتے جس میں گوشت اور ثرید یا دودھ کا ثرید یا سرکے اور زیتون کا ثرید یا چربی کا پیالہ ہوتا اور زیادہ تر گوشت کا پیالہ ہی ہوتا تھا۔ سعد کا پیالہ رسول اللہؐ کے ہمراہ آپؐ کی ازواجِ مطہرات کے گھروں میں چکر لگایا کرتا تھا۔ بعض روایات ایسی بھی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ایسے دن بھی آتے تھے کہ کھانا نہیں ہوتا تھا۔

سوال: حضرت ام ایوبؓ سے جب پوچھا گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سا کھانا پسند تھا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اُم ایوبؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے کبھی کوئی مخصوص کھانا بنانے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی ہم نے کبھی یہ دیکھا کہ آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس میں عیب نکالا ہو۔ حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت سعد بن عُبادہؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک پیالہ بھجوایا جس میں طَفَیشَل تھا۔ یہ شوربہ آپؐ نے سیر ہوکر پیا اور میں نے اس کے علاوہ آپؐ کو کبھی اس طرح سیر ہوکر پیتے نہیں دیکھا۔

سوال: حضور انور نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی آنحضورؐ سے عقیدت و محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوایوب انصاریؓ

کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ تک یا ابن اسحاق کی روایت کے مطابق ماہ صفر 2 ہجری تک قیام فرمایا تھا۔ ابوایوبؓ آپؐ کی خدمت میں کھانا بھجواتے تھے اور پھر جو کھانا بچ کر آتا تھا وہ حضرت ابوایوبؓ خود کھاتے تھے۔ اور محبت واخلاص کی وجہ سے اسی جگہ انگلیاں ڈالتے تھے جہاں سے آپؐ نے کھایا ہوتا۔

سوال حضور انور نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی آنحضورؐ سے محبت وعقیدت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قیس بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ'۔ میرے والد نے آہستہ سے جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپؓ رسول اللہؐ کو اندر آنے کا نہیں کہیں گے؟ حضرت سعدؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ کو ہم پر زیادہ سلام کر لینے دو۔ رسول اللہؐ پھر سلام کر کے واپس ہوئے۔ تو سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آپؐ کے سلام کو سنتا اور آپؐ کو آہستہ سے جواب دیتا تا کہ آپؐ ہم پر زیادہ سلام بھیجیں۔ پھر آپؐ سعدؓ کے ہمراہ لَوٹ آئے۔ سعدؓ نے آنحضرتؐ سے غسل کا عرض کیا۔ آپؐ نے غسل فرمایا۔ سعدؓ نے آپؐ کو زعفران یا وَرس سے رنگا ہوا ایک لحاف دیا۔ آپؐ نے اسے اردگرد لپیٹ لیا۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت سعدؓ کو کیا دعا دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! اپنے درود اور اپنی رحمت سعد بن عُبادہؓ کی اولاد پر نازل کر۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے سعد کو مخاطب کر کے فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور تم پر ملائکہ رحمت کی دعائیں کرتے رہیں اور روزے دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں۔

سوال حضرت سعد بن عبادہؓ کے غزوہ بدر میں شامل ہونے کے متعلق کیا اختلاف پایا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن عُبادہؓ کے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کے بارے میں دو آرا ہیں۔ واقدی، مَدَائِنی اور ابنِ کَلْبِی کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جبکہ ابن اسحاق اور ابن عُقْبَہ اور ابن سعد کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ طبقات الکبریٰ کے مطابق حضرت سعد بن عُبادہؓ غزوۂ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ وہ روانگی کی تیاری کر رہے تھے اور انصار کے گھروں میں جا کر انہیں روانگی پر تیار کر رہے تھے کہ روانگی سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا۔ اس لیے وہ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگرچہ سعدؓ شریک نہ ہوئے لیکن اس کے آرزومند تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ عنایت فرمایا تھا۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ غزوۂ احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔

سوال حضرت سعد بن عبادہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کیا جنگی سامان دیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر پر روانگی کے وقت حضرت سعد بن عُبادہؓ نے عضب نامی تلوار رسول اللہؐ کی خدمت میں تحفۃً پیش کی تھی۔ نبی کریمؐ کے پاس سات زرہیں تھیں۔ ان میں سے ایک کا نام ذَاتُ الْفُضُول تھا۔ یہ زرہ بھی حضرت سعد بن عُبادہؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں بدر کے موقع پر بھجوائی تھی۔ یہ وہی زرہ تھی جو آنحضرتؐ نے ابوشحم یہودی کے پاس جَو کے عوض بطور رہن رکھوائی تھی اور جَو کا وزن تیس صاع تھا اور ایک سال کی مدت کے لیے بطور قرض لیا گیا تھا۔

سوال جنگ بدر کے موقع پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے آنحضورؐ کے سامنے کس جوشِ ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن عُبادہؓ کہنے لگے یا رسول اللہؐ! آپؐ ہم سے مشورہ طلب کرتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپؐ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم انہیں ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں بَرْكُ الْغِمَادْ تک ان کے جگر مارنے کا حکم دیں تو ہم ایسا ضرور کریں گے۔

سوال غزوۂ احد میں حضرت سعد بن عبادہؓ نے آنحضورؐ کی کیا نمایاں خدمت بجا لائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد سے قبل ایک شام حضرت سعد بن مُعاذؓ، حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ اور حضرت سَعد بن عُبادہؓ مسجد نبوی میں ہتھیار پہنے رسول اللہؐ کے دروازے پر صبح تک پہرہ دیتے رہے۔ غزوۂ احد کے لیے جب نبی کریمؐ مدینے سے نکلنے لگے تو یہ دونوں سعد آپؐ کے آگے آگے دوڑنے لگے۔ غزوۂ احد کے موقع پر جو صحابہ رسول اللہؐ کے پاس ثابت قدمی سے کھڑے رہے ان میں حضرت سعد بن عُبادہؓ بھی تھے۔ جب رسول اللہؐ غزوۂ احد سے مدینہ واپس تشریف لائے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپ حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

سوال غزوہ حمراء الاسد میں حضرت سعد بن عبادہؓ کو کیا نمایاں خدمت کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حمراء الاسد میں ہمارا عام زادِ راہ کھجوریں تھیں۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ تیس اونٹ اور کھجوریں لائے جو حمراء الاسد مقام تک ہمارے لیے وافر رہیں۔ سعد کے اونٹوں میں سے کسی دن دو یا کسی دن تین کر کے ذبح کیے جاتے تھے۔

سوال غزوہ بنونضیر کے بعد جو مال غنیمت حاصل ہوا اسکے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں یہ مال تم میں اور مہاجرین میں برابر تقسیم کر دوں۔ اس حالت میں مہاجرین حسبِ سابق تمہارے گھروں اور اموال میں رہیں گے۔ لیکن اگر تم پسند کرو تو یہ اموال میں مہاجرین میں تقسیم کر دوں جس کے نتیجہ میں وہ تمہارے گھروں سے نکل جائیں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عُبادہؓ اور حضرت سعد بن مُعاذؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرما دیں اور وہ ہمارے گھروں میں اسی طرح ہوں گے جیسا کہ پہلے تھے۔ انصار نے بآواز بلند عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں اور ہمارا سرِ تسلیم خم ہے۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا اے اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما۔☆

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851 9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 رفروری 2017ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عدیلہ محمود (واقفہ نو) کا ہے جو محمود احمد خان صاحب (جو ہمارے سیکیورٹی سٹاف میں ہیں) ان کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مروان سرور گل کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دولہے کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: گِل ہے کہ گُل ہے؟ اور پھر فرمایا گِل ہی ہونا!

فرمایا: یہ اس سال جامعہ سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں۔ مربی کی جس طرح جماعت نے تربیت کی ہے، اس کی ذمہ داری اور جو نمونے ہیں وہ اپنے گھر سے شروع ہونے چاہئیں۔ اسی طرح مربی کے ساتھ جس لڑکی کا رشتہ طے ہو رہا ہو اس کو بھی چاہیے کہ مربی کی بیوی ہونے کی حیثیت سے اس نے جہاں ہر لحاظ سے، دینی لحاظ سے بھی۔ پردے کے لحاظ سے بھی۔ علمی لحاظ سے بھی۔ رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ جماعت کی عورتوں کی تربیت کر سکے۔ وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ گھر میں بھی پُرامن ماحول رہے۔ اور دونوں میاں بیوی محبت اور پیار سے رہیں تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اُس دینی تعلیم کے مطابق پروان چڑھنے والی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی اور جسکا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ پس مربی کی اور اسکی بیوی کی، دونوں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ گھر کے نمونے ہی باہر کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور باہر کے لوگ بھی نظر رکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا اپنا رہن سہن کس طرح ہے۔ اس لیے اس لحاظ سے ہر طرح بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اسکے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ جسکے بعد فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 رجنوری 2020)

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپریل کے آخری عشرہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع غلہ (جو تقریباً 2 کلو 750 گرام کے برابر ہے) کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں غلہ (گندم، چاول) کی شرح قیمت مختلف ہے اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔

پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی فی کس رقم مبلغ پچپن روپئے (Rs.55/-) مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعت میں غرباء و مستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے نوے فیصد تک رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جاسکتی ہے بقیہ رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔ جس جماعت میں غرباء و مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئے۔ واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس مد میں کمانے والے احمدی احباب ایک روپیہ فی کس بطور عید فنڈ دیا کرتے تھے۔ اب جبکہ ایک روپیہ کی قدر وہ نہیں رہی، لہٰذا اسے ایک روپیہ تک محدود رکھنے کی بجائے حسب توفیق ادا کیا کریں۔ تجویز ہے کہ عید کے روز جس قدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہو اس کا نصف اس مد میں ادا کر دیا جائے۔ عید فنڈ کی ادائیگی عید سے قبل کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے سارے کا سارا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جماعت احمدیہ چِنتہ کُنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد مسجد فضلِ عمر چنتہ کنٹہ میں باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ بعدہ تمام افراد جماعت نے اجتماعی طور پر تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ خدام و اطفال نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کے لیے وقارِ عمل کے ذریعہ اسٹیج تیار کیا۔ بعد نماز مغرب مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم صلاح الدین شمس نے کی۔ نظم مکرم مجیب الرحمن صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم انیس احمد صاحب نے بعنوان ''آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام'' تقریر کی۔ بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے ایک ترانہ خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ مکرم طیب احمد خان صاحب، مکرم سیٹھ محمد وسیم خان صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ آخر پر عزیزم محسن احمد ساحل نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ)

☆ جماعت احمدیہ وڈمان، صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس ہوا۔ بعدہ افراد جماعت نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مسجد اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب مکرم منظور احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ وڈمان کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زبیر احمد صاحب نے کی۔ مکرم تنویر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم محمد عثمان صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق پالا کرتی، معلم سلسلہ وڈمان)

☆ جماعت احمدیہ سورب ضلع شموگہ، کرناٹک میں مورخہ 17 نومبر 2019 کو بعد نماز مغرب مکرم ایم خلیل احمد صاحب امیر ضلع شموگہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ایم مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ عزیزم سلیم احمد، صفدر احمد، نصیر احمد، عبد المالک سنوری، ادیب احمد اور فیضان احمد نے ایک نعت ترانے کی صورت میں پیش کی۔ بعد ازاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسے کے بعد گورنمنٹ ہسپتال میں مریضوں کو پھل تقسیم کیے گئے۔ (جاوید احمد سنوری، معلم جماعت احمدیہ سورب ضلع شموگہ)

☆ جماعت احمدیہ محبوب نگر میں مورخہ 17 نومبر 2019 کو صدر جماعت احمدیہ محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شباب احمد صاحب نے کی۔ مکرم وی انور احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم منیر اللہ شریف صاحب نے بعنوان ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک'' تقریر کی۔ مکرم حبیب اللہ شریف صاحب نے بعنوان ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات'' تقریر کی۔ بعدہ مکرم جمیل اللہ شریف صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر خاکسار نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ کی زندگی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد الواحد خان، مبلغ سلسلہ محبوب نگر تلنگانہ)

☆ جماعت احمدیہ حیدر آباد میں مورخہ 17 نومبر 2019 کو مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم سیٹھ محمد عظمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عدیل احمد ارسلان صاحب نے کی۔ مکرم رفیع احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم سہیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات'' تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم اویس احمد صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل'' کے موضوع پر کی۔ آخر پر خاکسار نے بعنوان ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی اطاعت'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد انصار و خدام میں مرکزی اجتماعات کے موقع پر حاصل ہونے والے انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدر آباد)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

☆ جماعت احمدیہ پونہ میں مورخہ 23 فروری 2020 کو مکرم اشفاق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد وسیم احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عظمت احمد گڈے صاحب نے پڑھی۔ مکرم اسمٰعیل مبارک صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق ایک حدیث پیش کی۔ بعدہ مکرم سمیع احمد گڈے صاحب، مکرم رسیل امان صاحب اور مکرم خلیل احمد صاحب نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ مہاراشٹر)

☆ جماعت احمدیہ بیلگام میں مورخہ 21 فروری 2020 کو نماز تہجد سے یوم مصلح موعود کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ صبح سوا گیارہ بجے مکرم ضمیر احمد چکوڑی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منظور احمد چکوڑی صاحب نے کی۔ نظم مکرم عبد الغفار ٹیکڑی صاحب نے پڑھی۔ مکرم سراج احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم منظور احمد چکوڑی صاحب، مکرم عبد الباری چکوڑی صاحب، مکرم مولوی انیس احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ بعدہ لجنہ و ناصرات کا بھی مختصر سا پروگرام ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد ایک محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سوالوں کے جواب دینے والے بچوں اور بڑوں کو انعامات دیئے گئے۔ اس جلسہ میں نندی گڑھ، گندیگ واڑ اور بیلگام کی جماعتوں سے افراد جماعت نے شمولیت کی۔

(میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج ضلع دھارواڑ)

جماعت احمدیہ کٹاکشہ پور اور تمڑ پلی ضلع ورنگل میں تربیتی کیمپ

کٹاکشہ پور: مورخہ 2 تا 4 ر اکتوبر 2019 کو جماعت احمدیہ کٹاکشہ پور میں اطفال و ناصرات کا تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ کیمپ میں مقامی جماعت کے 50 اطفال و ناصرات نے حصہ لیا۔ نیز خدام بھی شامل ہوئے۔ تینوں دن بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا گیا۔ نیز بد رسومات کے خلاف جہاد، انسان کی پیدائش کی غرض، ارکان اسلام و ارکان ایمان وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ تینوں دن مسجد کے پاس ہی شاملین کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ وقفوں کے دوران بچوں کے ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ **تمڑ پلی:** مورخہ 4 ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ تمڑ پلی میں وقف نو اطفال و ناصرات و دیگر بچوں اور بچیوں کا ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں مقامی جماعت کے تقریباً 40 بچے شامل ہوئے۔ ان میں سے اکثر بچے پڑھائی کے سلسلہ میں ہاسٹل میں رہتے ہیں۔ صبح دس بجے کلاس شروع ہوئی جس میں ہستی باری تعالیٰ اور انسان کی پیدائش کی غرض، عبادات کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ کے موضوع پر کلاس لی گئی۔ دوسری کلاس شام پانچ بجے لگائی گئی جس میں وقفِ نو بچوں کو وقفِ نو کی اہمیت اور نظام جماعت و نظام خلافت کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا۔ آخر پر بچوں کے علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل)

جماعت احمدیہ پالگھاٹ و ترشور کی سالانہ تربیتی کانفرنس کا انعقاد

مورخہ 11 جنوری 2020 بروز ہفتہ جماعت احمدیہ پالگھاٹ اور ترشور کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ صبح ساڑھے نو بجے مکرم مولانا ایم ناصر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ بعدہ مکرم ایچ سلیمان صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب معلم سلسلہ موریاکنی نے کی۔ مکرم ایم ناصر صاحب نے عہد خلافت دہرایا اور مکرم مولوی حمزہ رشال صاحب معلم سلسلہ کاواشیری نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولانا ایم ناصر صاحب نے ''موجودہ حالات میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی نیز آپ نے بچوں کی تربیت کے طریق بھی بیان کیے۔ بعدہ ضلع کے دو رِیٹائرڈ واقفین زندگی مکرم مولوی پی یوسف صاحب اور مکرم مولوی محمد اَنی مُسلیار صاحب کی مہمان خصوصی نے اسٹیج پر شال اوڑھا کر عزت افزائی کی۔ دوسرا سیشن مکرم ایم عبد البشیر صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار نے قبولیت دعا کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم محمد سلیم صاحب معلم سلسلہ نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسرا سیشن مکرم انّین صاحب صدر جماعت تروزم کنّو کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی یو محمد رافع صاحب معلم سلسلہ نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دوپہر ڈھائی بجے مکرم تاج الدین صاحب نائب امیر پالگھاٹ کی زیر صدارت آخری سیشن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے مختصر خطاب کیا۔ بعدہ مکرم مولانا ٹی شفیق صاحب مبلغ سلسلہ نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

(کے عبد السلام، انچارج ضلع پالگھاٹ، کیرالہ)

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

مکرم شیخ ابراہیم ناصر صاحب آف حیدر آباد کا ذکر خیر

(محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل)

مکرم شیخ ابراہیم ناصر صاحب بی۔اے۔بی۔ایڈ آف حیدر آباد مورخہ 21 جنوری 2020 کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش اخلاق، نرم مزاج، صابر و شاکر، ہر چھوٹے بڑے سے خندہ پیشانی سے ملنے والے، سلام میں پہل کرنے والے ایک نیک اور پاکیزہ انسان تھے۔ دیہاتی جماعتوں سے جلسوں و اجتماعات میں شامل ہونے والے افراد سے بہت پیار اور مسکراتے چہرے کے ساتھ بات کرتے۔ مرحوم سرکاری ٹیچر تھے اور تیلگو زبان کے ماہر تھے۔ آپ کو تفسیر صغیر کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتب اور جماعتی لٹریچر کا تیلگو زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی جس کے باعث صوبہ تلنگانہ و آندھرا پردیش کے احباب جماعت اور کئی نو مبائعین کو جماعتی لٹریچر سے استفادہ کا موقع ملا۔ خاکسار ضلع ورنگل کی طرف سے مرحوم کے لواحقین کے لیے دلی تعزیت پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

(محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9981: مَیں آفرین سلطانہ زوجہ مکرم فرید احمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت الحمد کالونی (کوارٹر نمبر 25) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/جنوری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/25,000 روپے وصول شد، زیور طلائی: 1 چین، 2 کان کی بالی، 1 انگوٹھی (کل وزن 25 گرام 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 عدد پائل (کل وزن 200 گرام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: آفرین سلطانہ　　گواہ: فرید احمد ناصر

مسل نمبر 9982: مَیں دارا خان ولد مکرم مگا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن بانسہ والا تحصیل ٹوہانہ ضلع فتح آباد صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 2 بھائیوں میں مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری سالانہ -/40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سرور احمد خان　　العبد: دارا خان　　گواہ: نصیب خان

مسل نمبر 9983: مَیں امۃ البشریٰ زوجہ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جنوری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 22 کیریٹ 15 گرام، حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد　　الامۃ: امۃ البشریٰ　　گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 9984: مَیں رخسانہ پروین زوجہ مکرم سلیم شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ چھوٹا ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جنوری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/41,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم شیخ　　الامۃ: رخسانہ پروین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9985: مَیں فضل علی ولد مکرم واجد علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/فروری 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک Omini Van، ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احسان علی　　العبد: فضل علی　　گواہ: فاروق احمد

مسل نمبر 9986: مَیں صبیحہ بیگم زوجہ مکرم فضل علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/فروری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/36,000 روپے زیور طلائی: ایک منگل سوتر 3 گرام، ایک کان کا ٹوپس 3 گرام، ایک انگوٹھی 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پازیب 60 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: احسان علی　　الامۃ: صبیحہ بیگم　　گواہ: فاروق احمد

مسل نمبر 9987: مَیں امرین بیگم زوجہ مکرم انور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2009، ساکن گوپٹورا تحصیل گاڈروارا ضلع نرسنگھ پور صوبہ مدھیہ پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/فروری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف تولہ 24 کیریٹ، زیور نقرئی 250 گرام، حق مہر -/21,786 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان خان　　الامۃ: امرین بیگم　　گواہ: سراج الدولہ احمد خان

مسل نمبر 9988: مَیں شازیہ عقیل بنت مکرم عقیل احمد سہارنپوری صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اطہر احمد شمیم　　الامۃ: شازیہ عقیل　　گواہ: رضوان احمد

مسل نمبر 9989: مَیں بی بی ہاجرہ اکبری زوجہ مکرم میر اعظم زکریا، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت الحق (RML نگر) 2nd اسٹیج (100 فٹ روڈ) ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 کڑے 22 گرام، 2 نیکلیس 42.7 گرام، لچھا 20 گرام (22 کیریٹ) چین 4 گرام، کان کی بالیں 16.9 گرام، راکھی 2 گرام، پٹی کا تارا 2.1 گرام، 4 انگوٹھیاں 10 گرام بریسلیٹ 4.6 گرام (18 کیریٹ) حق مہر -/25,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ادریس　　الامۃ: بی بی ہاجرہ اکبری　　گواہ: میر اعظم زکریا

مسل نمبر 9990: مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم عبد الرحمٰن نائیک صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مارچ 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 15 مرلہ بمقام کوریل، ایک مکان بمقام کوریل (ترکہ شوہر)، حق مہر -/2000 روپے۔ میری آمد بذریعہ پنشن ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق احمد نائک　　الامۃ: حمیدہ بیگم　　گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

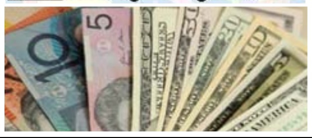

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All..Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے

(ملفوظات، جلد2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
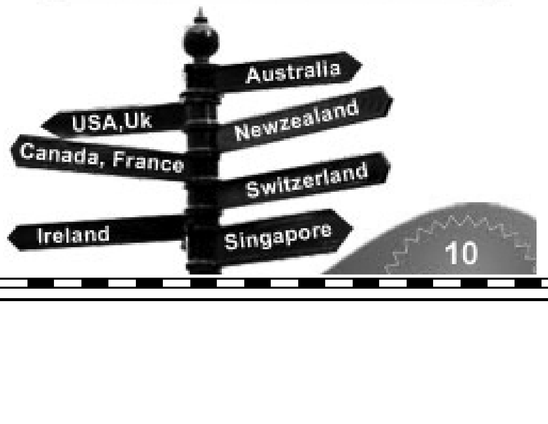

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 16 - April - 2020 Issue. 16

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے لئے آرہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍اپریل 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل کرونا کی وباء کی وجہ سے جو دنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں اور غیروں، سب کو پریشان کیا ہوا ہے۔ لوگ خط لکھتے ہیں، اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے پیاروں، قریبیوں، رشتہ داروں کی بیماریوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ چاہے وہ کوئی بھی بیماری ہو، بہت زیادہ ان حالات میں پریشانی کا اظہار ہوتا ہے۔ بہرحال ایک پریشانی نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا ہو گیا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ بات ان کی ٹھیک ہے حقیقت یہی ہے کہ کچھ پتا نہیں لگ رہا کہ کیا ہو رہا ہے دنیا کو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آجکل کے زمانے کے حالات کے متعلق فرماتا ہے کہ: وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا۔ اور انسان کہہ اٹھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے؟ حضرت مصلح موعودؓ نے فروری 1920ء میں آج سے سو سال پہلے وباؤں، قحط، ابتلا اور طوفانوں کا ذکر کرتے ہوئے اس آیت کی مختصر وضاحت فرمائی تھی کہ پہلے ایک آدھی وباء یا ابتلاء آتے تھے لیکن اب یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں ابتلاؤں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ میں بھی گذشتہ کئی سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد اور جب سے کہ آپ نے دنیا کو خاص طور پر آفات اور آسمانی بلاؤں سے ہوشیار کیا ہے، دنیا میں طوفانوں زلزلوں وباؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور انسان کو عمومی طور پر یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے لئے آرہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرو۔ پس ان حالات میں ہم نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنا ہے اور دنیا کو بھی ہوشیار کرنا ہے۔ بعض بیماریاں اور وبائیں یا طوفان ایسی ہیں کہ جب دنیا میں آئیں تو قدرتی طور پر اس کا اثر ہر ایک پر پڑتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے بعض ابتلاؤں کا ہم سے تعلق نہیں ہے لیکن اس دنیا میں جب ہم رہتے ہیں تو کئی وبائیں ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ الٰہی جماعتوں کو ان سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ خدا کی مصلحتوں کے خلاف ہوتا ہے لیکن مؤمن ان مشکلات سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور بہت جھکنا چاہئے اور اس کا رحم اور فضل مانگنا چاہئے۔ پہلے سے بڑھ کر ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض لوگ بعض تبصرے کر دیتے ہیں کہ یہ نشان کے طور پر وباء ہے اور کوئی ضرورت نہیں احتیاط کی یا علاج کی یا اس قسم کے اور ایسے تبصرے جو دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ یہ نشان ہے یا نہیں لیکن عمومی طور پر بہرحال ہم کہتے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد زمینی اور آسمانی بلائیں اور آفات بہت بڑھ گئی ہیں۔ پس عمومی طور پر تو بیشک کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے یا تھا۔ یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں ہے۔ طاعون حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ایک نشان کے طور پر ظاہر ہوا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر فرمایا تھا۔ اس بارے میں آپ نے اعلان بھی فرمایا تھا کہ یہ نشان ہے اور اس بارے میں جماعت کو ہدایات بھی فرمائی تھیں اس لئے اس طاعون کی جو آپ کے زمانے میں آیا ایک علیحدہ حیثیت تھی لیکن ساتھ ہی حضرت مسیح موعود نے مفتی صاحبؓ کو کہا کہ اس کا اعلان کر دیں، اخباروں میں کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو پھر بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں آنحضرتؐ کے ساتھ صحابہ جہاد میں شامل ہوئے۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ فرمایا کہ مسلمان جو مارا گیا وہ شہید کہلایا۔ آپ فرماتے ہیں ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو اپنے نفس کو جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق العباد کو ادا کرو فرمایا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا تعالیٰ کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے ان کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔

پس اس بات سے ہمیں یہ سبق لینا چاہئے کہ جو بھی یہ مدد کرنے والے ہیں ان کو ضروری احتیاطیں اختیار کرنی چاہئیں۔ مثلاً آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ ماسک پہنو۔ بلاوجہ لوگوں کے گھروں میں آنے جانے سے بھی بچنا چاہئے۔ بہت سارے والنٹیئر خدام الاحمدیہ نے بھی پیش کئے ہیں، وہ تمام احتیاطوں اور دعاؤں کے ساتھ اس مدد کے فریضے کو سرانجام دیں اور بے احتیاطیوں سے بچیں۔ بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ یہ جہالت ہے یہ کوئی بہادری نہیں ہے۔ پس بہت احتیاط کریں۔ پھر آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نیا کفن پہنانے کی ضرورت نہیں۔ اس سے پھر شہید والا سلوک کیا جاتا ہے۔ پھر تاکیداً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گھروں کی صفائی بہت زیادہ کرو۔ اپنے کپڑوں کی صفائی رکھو اور نالیاں بھی صاف کراتے رہو۔ پھر فرمایا کہ سب سے مقدم یہ ہے کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صلح کر لو۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے دعاؤں کا راستہ کھلا ہے اور خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ اگر خالص ہو کر اس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔ عمومی طور پر اپنے لئے، اپنے پیاروں کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے، جماعت کے لئے اور انسانیت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں اور ان میں احمدی بھی ہوں گے جن کے پاس احتیاط کے سامان میسر نہیں، جن کو علاج کی سہولتیں نہیں ہیں، کھانے پینے کی سہولتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اور ہم سب پر بھی رحم فرمائے۔ ہم کوشش کرتے ہیں جماعتی طور پر کہ ان حالات میں خوراک وغیرہ ہر احمدی تک پہنچائیں۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کوشش کرتے ہیں کہ غیروں تک بھی یہ سب سہولتیں پہنچیں۔ ہم تو بے غرض ہو کر یہ خدمت خالصتاً ہمدردی کے جذبے سے کرتے ہیں لیکن پھر بھی بعض متعصب میڈیا کے ذرائع یا نام نہاد علماء یہ الزام لگا دیتے ہیں کہ احمدی جو خدمت کر رہے ہیں یہ اپنی تبلیغ کے لئے کرتے ہیں۔ ہمیں ان الزاموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں اور ہمارے جذبے کو جانتا ہے پھر میں کہوں گا کہ آجکل دعاؤں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے اور مجموعی طور پر جماعت کو بھی ہر لحاظ سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی دعائیں کرنے اور دعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے یہی دن ہیں اور اس ذریعہ سے یہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے بھی دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا اب میں ہمارے ایک انتہائی مخلص کارکن اور خادم سلسلہ محترم ناصر احمد سعید صاحب کا ذکر کروں گا جو 5؍اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1951ء میں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام تاج دین تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت ثالثہ سے لے کے میرے وقت تک ان کو ڈیوٹی کی سعادت ملی۔

ناصر سعید صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے بڑی ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کو بڑا سچا پیار کا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ ہیں ایک بیٹا ہے خالد سعید۔ خالد سعید صاحب بھی رضا کار طور پر حفاظت خاص میں ڈیوٹی دیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد ناصر سعید صاحب کی طرح وفادار بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ناصر سعید صاحب کی اہلیہ کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

میجر محمود صاحب کہتے ہیں کہ ناصر سعید صاحب انتہائی وفا شعار کارکن تھے۔ ان کی روح کا محور صرف اور صرف خلافت احمدیہ تھی۔ دنیاوی آلائشوں سے مبرا تھے۔ خدمت دین ہی ان کا نصب العین تھا خدمت کرنے کے علاوہ ان کی اور کوئی سوچ نہیں تھی۔ دلی خواہش رکھتے تھے کہ خلافت کے دَر پر جان نکلے اور اسی کو انہوں نے سچ کر دکھایا۔ عدنان ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے ناصر سعید صاحب سے پوچھا کہ اڑتالیس سال تین خلافتوں کے ساتھ آپ نے ڈیوٹی کی ہے۔ مجھے کوئی نصیحت کریں تو انہوں نے کہا کہ یہاں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنا اور زبان بند رکھنا اور اس کے ساتھ دعا کرتے رہنا۔ یہ نصیحت جو ہے یہ عمومی طور پر ہر واقف زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنا بلکہ ہر کارکن اور جماعتی خدمت گزار کے لئے ضروری ہے ہر عہدیدار کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں ان کو اس وقت سے جانتا ہوں جب یہ جماعت کی خدمت کیلئے ربوہ آئے تھے میں۔ بڑے بے لوث ہو کر خدمت کرنے والے تھے اور کامل اطاعت کرنے والے تھے۔ چند دن پہلے بیمار ہوئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ شدید دل کا حملہ ہوا ہے۔ پھر بعد میں انہوں نے کہا کہ جو وائرس ہے اس کا بھی حملہ ہو گیا ہے۔ بہرحال چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہے اور وہیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ میں ان کا جنازہ غائب انشاء اللہ بعد میں کسی وقت پڑھاؤں گا۔ اپنی خدمت کو، اپنے عہد کو وفا سے نبھاتے ہوئے یہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ ہر عہد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو پورا کیا، ان کی زندگی میں یہی نظر آتا ہے ہمیں۔ اس لحاظ سے یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان میں شامل فرمائے اور وہ تمام احمدی جن کی اس بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے بھی رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہماری تو یہی دعا ہے کہ ہر ایک جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور مغفرت حاصل کرنے والا ہو۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad